SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

Weekly **TAMIR -E- SIASAT**

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 | Tameerurdu@gmail.com | ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 45 Monday 6th July 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر ۹،شمارہ نمبر ۴۵رمورخہ ۶رجولائی ۲۰۲۶ء، بروز پیر، ۲۰رمحرم الحرام ر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ رروپے، صفحات:۴

احمد آباد سلسلہ وار بم دھماکہ: 38 قصورواروں کو پھانسی، 11 افراد کو عمر قید، گجرات ہائی کورٹ نے فیصلہ رکھا برقرار

احمد آباد (ایجنسی) احمد آباد میں 2008 کے دوران ہونے والے سلسلہ وار بم دھماکوں کے مقدمے میں گجرات ہائی کورٹ نے منگل کے روز ایک اہم فیصلہ سنایا ہے۔ گجرات ہائی کورٹ نے اس مقدمے میں خصوصی عدالت کے ذریعہ 38 قصورواروں کو سنائی گئی پھانسی کی سزا کو برقرار رکھا ہے۔ ساتھ ہی 11 قصورواروں کو دی گئی عمر قید کی سزا بھی برقرار رہے گی۔ ہائی کورٹ نے متاثرین کو معاوضہ دینے کا بھی حکم دیا ہے۔ بم دھماکوں میں ہلاک ہونے والے 56 افراد کے اہلِ خانہ کو 10-10 لاکھ روپے اور 200 سے زائد زخمیوں کو ایک ایک لاکھ روپے بطور معاوضہ دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہ سلسلہ وار بم دھماکہ 26 جولائی 2008 میں ہوا تھا۔ احمد آباد میں تقریباً 70 منٹ کے اندر یکے بعد دیگرے کل 21 بم دھماکے ہوئے تھے۔ ان دھماکوں میں 56 افراد ہلاک ہوئے، اور 200 سے زائد افراد زخمی ہوئے تھے۔ اس دھماکے میں بموں کو سائیکلوں پر ٹفن باکس میں چھپا کر رکھا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے شہر کی بسوں، بازاروں اور اسپتال تک کو نشانہ بنایا تھا۔ دھماکوں کے بعد احمد آباد اور سورت سے بھی بم بر آمد ہوئے تھے۔ دہشت گرد تنظیم انڈین مجاہدین نے ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ دھماکے 2002 میں ہوئے گجرات فساد کا بدلہ لینے کے لیے کیے گئے تھے۔ اس معاملے میں حکومت نے 78 افراد کو ملزم قرار دے کر 35 مختلف مقدمات درج کرائے تھے اور سماعت کے لیے خصوصی عدالت تشکیل دی گئی تھی۔ تقریباً 14 برسوں کی سماعت کے بعد خصوصی عدالت نے فروری 2022 کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ اس وقت 49 قصورواروں میں سے 38 کو پھانسی اور 11 کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ ثبوتوں کے فقدان کے سبب 28 لوگوں کو بری کر دیا گیا تھا۔ ہندوستان کی عدالتی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب ایک ساتھ 38 قصورواروں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس معاملے میں خصوصی عدالت میں 1150 سے زیادہ گواہوں کے بیان درج کیے گئے تھے اور 8 فروری 2022 کو 6700 سے زائد صفحات کا فیصلہ سنایا گیا تھا۔

عدالت نے ٹی سی ایس کیس کی ملزمہ ندا خان کو ضمانت دے دی

ناسک: ناسک کی ایک عدالت نے پیر کو ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز (ٹی سی ایس) کی ملازم ندا خان کو یہاں کمپنی کی برانچ میں مبینہ جنسی ہراسانی اور مذہب کی تبدیلی سے متعلق ایک معاملے میں ضمانت دے دی۔ اسے گرفتاری کے تقریباً دو ماہ بعد یہ راحت ملی۔ ایڈیشنل سیشن جج (ناسک روڈ کورٹ) کے جی۔ جوشی نے ندا خان کو ضمانت دے دی لیکن شریک ملزم دانش شیخ کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ ندا خان کی نمائندگی کرنے والے وکیل راہول کاسلیوال نے بنیادی طور پر اس بنیاد پر ضمانت کی درخواست کی کہ وہ حاملہ ہیں۔ سرکاری وکیل وجے گائیکواڑ اور متاثرہ کے وکلاء ملند کرکوٹے اور نتن پنڈت نے دونوں ملزمان کی ضمانت کی درخواستوں کی مخالفت کی۔ استغاثہ نے کہا کہ تحقیقات میں جنسی زیادتی اور زبردستی مذہب تبدیل کرنے کے شواہد سامنے آئے۔ استغاثہ کے مطابق دانش شیخ نے اپنے ساتھی اور متاثرہ لڑکی کو تبدیلی مذہب کے مقصد سے ایک اسلامی کتاب اور برقعہ دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ متاثرہ لڑکی کو جان بوجھ کر جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور اس کا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی۔ استغاثہ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ملزمان متاثرہ کو یہ جانتے ہوئے تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ درج فہرست ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ معاملہ تعزیرات ہند کی دفعہ 69 (زبردستی جنسی تعلق)، 65 (جنسی ہراسانی) اور 299 (مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے) کے تحت دیولالی کیمپ پولیس اسٹیشن میں درج ایف آئی آر سے متعلق ہے۔

وقف بورڈ میں پہلی بار ہندو ارکان کی شمولیت

کون ہیں منوج مالپانی اور انیمیش بھار گو؟

مدھیہ پردیش: (ایجنسی) مدھیہ پردیش حکومت نے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 پر عمل درآمد کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے ریاستی وقف بورڈ کی از سرِ نو تشکیل کر دی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ نئے قانون کے تحت تشکیل دیے گئے اس بورڈ میں پہلی بار دو ہندو ارکان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح مدھیہ پردیش ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے، جس نے ترمیم شدہ قانون کی دفعات کے مطابق وقف بورڈ کے ارکان کی تقرری کی ہے۔ دو ہندو ارکان کون ہیں؟ نئے قانون کے تحت وقف بورڈ کے ڈھانچے میں کئی اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں، جن میں غیر مسلم ارکان کو بھی بورڈ کا حصہ بنانے کی گنجائش شامل ہے۔ اسی کے تحت اندور کے منوج مالپانی اور ضلع گنا کے راگھوگڑھ کے رہائشی انیمیش بھار گو کو وقف بورڈ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ نئے قانون کے نفاذ کے بعد ان دونوں کی تقرری کو ایک اہم تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ منوج مالپانی اندور کے رہنے والے ہیں اور کئی برسوں سے سماجی خدمت اور عوامی فلاح کے کاموں سے وابستہ ہیں۔ مختلف سماجی تنظیموں میں فعال کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ مذہبی اور عوامی مفاد کے متعدد پروگراموں میں بھی شریک رہے ہیں۔ حکومت نے ان کے تجربے اور خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں مدھیہ پردیش وقف بورڈ کا رکن نامزد کیا ہے۔ دوسری جانب انیمیش بھار گو ضلع گنا کے راگھوگڑھ کے باشندے ہیں۔ وہ بھی طویل عرصے سے سماجی سرگرمیوں میں فعال ہیں اور مقامی سطح پر عوامی مسائل کے حل کے لیے کام کرتے رہے ہیں۔ سماجی خدمات کے میدان میں ان کے تجربے کو دیکھتے ہوئے حکومت نے انہیں بھی وقف بورڈ کی رکنیت دی ہے۔ وقف بورڈ میں کن شخصیات کو شامل کیا گیا؟ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق ڈاکٹر سنور پٹیل کو مدھیہ پردیش وقف بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سابق مرکزی وزیر نجمہ ہپت اللہ، بھوپال نارتھ سے رکن اسمبلی عاطف عقیل، اجین کے فیضان خان، اندور کی فاطمہ چودھری، بیراسیہ (بھوپال) کی کونسلر شائستہ سلطان اور رتلام کی کونسلر شبانہ خان کو بھی بورڈ کا رکن بنایا گیا ہے۔ منوج مالپانی اور انیمیش بھار گو کی شمولیت سے بورڈ میں متنوع نمائندگی دیکھنے کو ملے گی۔

اورنگ آباد میں طلبہ کا احتجاج، ابھیجیت دیکے اور روہت پوار کی شرکت

اورنگ آباد: (ایجنسی) نیٹ پیپر لیک معاملے کے خلاف طلبہ میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے 'مہاراشٹر راجیہ ودیارتھی کرتی سمیتی' کی جانب سے اورنگ آباد میں ڈویژنل کمشنر کے دفتر کے سامنے ایک بڑا احتجاج کیا گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ اس احتجاج میں این سی پی (شرد) کے رکن اسمبلی روہت پوار اور کاروچ پارٹی کے بانی ابھیجیت دیکے بھی شریک ہوئے اور ریاستی و مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ احتجاج میں شرکت سے قبل روہت پوار نے سوشل میڈیا پر حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا "اپنے جائز حقوق کیلئے آواز اٹھانے والوں سے حکومت ہمیشہ خوفزدہ رہتی ہے۔ آج بھی طلبہ کے احتجاج سے گھبرا کر حکومت نے صبح سے ہی اورنگ آباد میں سیکڑوں پولیس اہلکار تعینات کر دیئے۔ یہاں تک کہ احتجاج کی آواز عوام تک نہ پہنچے، اس کیلئے جیمر بھی نصب کئے گئے ہیں۔ لیکن طلبہ کی یہ تحریک پوری شدت سے جاری رہے گی اور ان کے نعروں کی گونج اس سوئی ہوئی حکومت کو بیدار کر دے گی۔" اس کے بعد احتجاج کے دوران خطاب کرتے ہوئے روہت پوار نے حکومت کو براہِ راست چیلنج دیا کہ "جو لوگ حکومت کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ مہاراشٹر میں پہلے ٹی ای ٹی امتحان کا پرچہ لیک ہوا، اب نیٹ امتحان میں بدعنوانی سامنے آئی ہے۔ ابھیجیت دیکے طلبہ کے حقوق کیلئے سڑکوں پر اتر کر جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں ان ہزاروں طلبہ کی حمایت کرنے اور اس سوئی ہوئی حکومت کو جگانے کیلئے آج یہاں آیا ہوں۔" اس احتجاج میں شریک طلبہ لیڈر ابھیجیت دیکے نے بھی وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ "یہ احتجاج مسلسل ستر ہویں دن بھی جاری ہے۔ دہلی میں طلبہ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ملک بھر کے ہزاروں طلبہ نیٹ پیپر لیک معاملے میں انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن حکومت کی جانب سے انہیں کسی بھی قسم کی یقین دہانی نہیں کروائی جا رہی۔ نیٹ پیپر لیک اور امتحانی نظام میں بدعنوانی کے خلاف اورنگ آباد میں ہونے والے اس بڑے احتجاج کے بعد ریاست کی سیاسی اور تعلیمی فضا مزید گرم ہو گئی ہے۔

مہاراشٹر مجلسِ علماء وحفاظ تنظیم کی جانب سے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے لیے "دعاء ایوارڈ" کا اعلان

ممبئی: پریس ریلیز مہاراشٹر مجلسِ علماء وحفاظ تنظیم کی جانب سے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ Eknath Shinde کے لیے باوقار "دعا ایوارڈ" دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ممبئی میں منعقد ہونے والی ایک شاندار تقریب میں پیش کیا جائے گا۔ تنظیم کے مطابق سماجی خدمات، ترقیاتی کاموں اور عوامی فلاح و بہبود میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں انہیں اس اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اسی تقریب میں سرسالہ گرام پنچایت کے سرپنچ شیخ نصیب کو "جنگلی سرپنچ" اعزاز سے نوازا جائے گا۔ دیہی ترقی، عوامی فلاح اور عوامی مفاد میں انجام دیے گئے نمایاں کاموں کے اعتراف میں انہیں یہ اعزاز دیا جائے گا۔ تنظیم کے عہدیداروں نے بتایا کہ تقریب کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات، دینی علماء، سماجی کارکنان اور بڑی تعداد میں عوام کی شرکت متوقع ہے۔ تقریب کا مقصد معاشرے کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنا ہے۔ اس موقع پر سرپنچ شیخ نصیب کی جانب سے سرسالہ گاؤں کی ترقی، شہری سہولیات میں توسیع اور عوامی مسائل کے حل کے لیے کیے گئے اقدامات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ منتظمین نے کہا کہ اس طرح کے اعزازات معاشرے میں مثبت خدمات انجام دینے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی عوامی خدمت کے لیے ترغیب دیتے ہیں۔

گیورائی میں اردو میڈیم کی عمارت میں چار نئے کمروں کا سنگِ بنیاد، گیتا بھابھی پوار کے ہاتھوں افتتاح

گیورائی (قاضی امان): گیورائی کے ضلع پریشد کنیا پرشالہ سے منسلک اردو کنیا جونیئر کالج (گیارہویں اور بارہویں جماعت، آرٹس) کے لیے حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے اسکول عمارت میں چار کمروں کے تعمیراتی کام کا سنگِ بنیاد بلدیہ کی صدر محترمہ گیتا بھابھی بالراجے پاوار کے ہاتھوں رکھا گیا۔ تقریب کی صدارت کالج کے پرنسپل وشنو سولنکے سر نے کی، جبکہ کالج کی ذمہ داری سنبھالنے والے فرض شناس اور باصلاحیت معاون استاد محمد الیاس سر بطور مہمانِ خصوصی موجود تھے۔ اس موقع پر توسیعی افسر مورے سر، کالج کے تمام اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ بھی موجود تھا۔ تقریب کے آغاز میں بارہویں جماعت آرٹس کی طالبات مومن ثانیہ، پٹھان عالیہ، پٹھان معراج اور گیارہویں جماعت کی طالبہ شیخ مدیحہ ہارون نے صدرِ تقریب اور تمام معزز مہمانوں کا گلدستے پیش کر کے استقبال کیا۔ تقریب کے اختتام پر بلدیہ کی صدر محترمہ گیتا بھابھی بالراجے پاوار نے طالبات سے براہِ راست گفتگو کرتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے باقاعدہ تعلیم، خود انحصاری اور خود اعتمادی کا پیغام دیتے ہوئے انہوں نے باقاعدہ تعلیم، خود انحصاری اور خود اعتمادی کا پیغام دیتے ہوئے طالبات سے دلجمعی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی اپیل کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کالج کے میدان میں پیور بلاک لگوانے کا بھی وعدہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اساتذہ سے کہا کہ اگر انہیں کسی بھی قسم کی انتظامی، سماجی یا قانونی دشواری پیش آئے تو وہ بلا جھجک ان سے براہِ راست رابطہ کریں۔ انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ باہمی اتحاد اور تعاون کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس کالج کو تعلقہ کا ایک مثالی تعلیمی ادارہ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے اردو کنیا جونیئر کالج کے لیے منظور شدہ چار جماعتی کمروں کے اس منصوبے کی منظوری اور تکمیل کے لیے پرنسپل وشنو سولنکے سر کی رہنمائی میں طالبات کی تعلیمی ترقی کے لیے مسلسل سرگرم معاون استاد محمد الیاس سر نے خصوصی محنت اور کاوشیں انجام دیں۔ آخر میں اظہارِ تشکر کے ساتھ تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

قدوائی ہائی اسکول وجونیئر کالج میں کلیم احمد کی سبکدوشی پر پُر وقار تقریب

ناگپور: قدوائی ہائی اسکول وجونیئر کالج، آسی نگر، ٹیکہ کے جونیئر کالج کے سینئر لکچرر کلیم احمد کی سبکدوشی کے موقع پر اسلامک کلچرل ہال میں ایک باوقار تقریبِ اعزاز منعقد کی گئی۔ تقریب کی صدارت قدوائی ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی کے صدر الحاج عبدالوکیل پرویز نے کی جبکہ معروف مؤرخ، ادیب اور شاعر ڈاکٹر شرف الدین ساحل مہمانِ خصوصی تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا بعد ازاں نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی گئی۔ پرنسپل مجید پٹھان نے استقبالیہ خطاب کیا۔ اس موقع پر جاوید انصاری، نسیم الطاف گوڈیل اور ظفر احمد خان نے کلیم احمد کی تدریسی خدمات، حسنِ اخلاق اور ادارے سے ان کی وابستگی پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ اپنے خطاب میں کلیم احمد نے اپنی تدریسی زندگی کے تجربات بیان کیے اور ادارے کی ترقی کے لیے مفید تجاویز پیش کیں۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر شرف الدین ساحل نے انہیں اپنا سابق شاگرد قرار دیتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا، جبکہ صدارتی خطاب میں الحاج عبدالوکیل پرویز نے ان کی مخلصانہ اور مثالی خدمات کی ستائش کی۔ مختلف تعلیمی اور سماجی اداروں کے نمائندوں نے بھی ان کا اعزاز و استقبال کیا۔ تقریب کی نظامت لکچرر منتظم خان نے کی جبکہ آخر میں معلمہ شگفتہ پروین نے اظہارِ تشکر ادا کیا۔

ایوانِ غالب میں ادبی چوپال فاؤنڈیشن، دہلی کے زیرِ اہتمام ایوارڈ تقریب وکل ہند مشاعرے کا انعقاد

نئی دہلی، گزشتہ شب ادبی چوپال فاؤنڈیشن، دہلی کے زیرِ اہتمام ایوانِ غالب، نئی دہلی میں تنظیم کے صدر و بانی خمار دہلوی کے یومِ پیدائش کے موقع پر ایک شاندار کل ہند مشاعرہ و ایوارڈ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام منعقد کرنے میں پنڈت پریم بریلوی، جنرل سکریٹری کا اہم کردار رہا۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر سجاد سید نے کی۔ قاضی نجم الاسلام نجم اور احترام صدیقی مہمانانِ خصوصی کے طور پر جبکہ ایڈمرل خرم نور، چاند خان چاند اور قاضی ظاہر بجنوری اور ڈاکٹر طاہر خان نے مہمانِ مکرم کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض اسلم بیتاب نے انجام دیئے۔ مشاعرے کا افتتاح مشترکہ ہاتھوں سے شمع روشن کر کے عمل میں آیا۔ مشاعرے سے قبل ملک کے مختلف شعراء کو اردو ادب کی نمایاں خدمات کے لئے ادبی چوپال فاؤنڈیشن-2026 ایوارڈز سے سرفراز کیا گیا۔ ایوارڈ یافتگان میں استاد شمیم سردھنوی، او۔ پی۔ اگروال (سراج دہلوی)، اعجاز انصاری، پیکر پانی پتی، معید رہبر لکھنوی، تابش رامپوری اور سلیم دریاپوری کے نام شامل ہیں۔ ایوارڈز خوبصورت شیلڈ اور توصیفی سرٹیفکیٹ پر مشتمل تھے۔ صدرِ مشاعرہ، دیگر مہمانان اور سبھی ایوارڈ یافتگان کو یکِ بعد دیگرے گل پوشی کے علاوہ شال بھی اوڑھائی گئی۔ اس موقع پر تمام شعرائے کرام کو توصیفی اسناد بھی پیش کی گئیں۔ اسلم بیتاب، جاوید عباسی اور ہما دہلوی نے صدر مشاعرہ کے علاوہ خمار دہلوی کو یومِ ولادت کے موقع پر شال اوڑھا کر اور گلدستہ پیش کر کے خراجِ تحسین ادا کیا۔ اعجاز انصاری نے بھی اپنی جانب سے خمار دہلوی کو شال اوڑھا کے یومِ ولادت کی مبارکباد پیش کی۔ ڈاکٹر سجاد سید نے اپنی صدارتی تقریر میں ادبی چوپال فاؤنڈیشن کی اس کاوش کو نہایت قابلِ ستائش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے پروگرام نئی نسل کو ادب سے جوڑنے اور شعر و ادب کی روایت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مشاعرے کا آغاز وسیم جھنجھانوی کی نعتِ پاک سے کیا گیا۔ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا، ان کے اسمائے گرامی اس طرح سے ہیں: استاد شمیم سردھنوی، ڈاکٹر سجاد سید، خمار دہلوی او۔ پی۔ اگروال (سراج) دہلوی، اعجاز انصاری، پیکر پانی پتی، تابش رامپوری، معید رہبر لکھنوی، سلیم دریاپوری، چاند خان چاند، سہیل فاروقی، خرم نور، پنڈت پریم بریلوی، اسلم بیتاب، جاوید عباسی، شکیل خان ساگر، قاضی ظاہر بجنوری، علامہ کمال حفیظی، حامد علی اختر، نعیم بدایونی، قاضی نجم الاسلام نجم، کامل راز دہلوی، سنجے گھائلِ اویس رائن سیہور، وسیم جھنجھانوی، احترام صدیقی، سریندر صفر، گولڈی غضب، اختر گورکھپوری عرشان انصاری، عرش، عاصم فراز انصاری، ہُما دہلوی اور طوبیٰ فراز انصاری۔ مشاعرے میں جن اہم شخصیات نے بحیثیت سامعین شرکت کی ان میں خصوصی طور سے عبدالحق، وارث صدیقی، جاوید خاں، حاجی زبیر احمد، محمد افسر رائین سیہور، استاد قوال، ممتاز احمد (آر۔ این۔ آئی)، نیل سنیل، شاعر حالاتی، اکرام الدین انصاری، محمد سرفراز، محمد شہباز، حافظ انعام الحق، حاجی اسرار قریشی، محمد آبل انصاری، سمرین جہاں، شاکرہ خاتون، رفعت انجم انصاری، ثنا انجم انصاری، اریز انصاری کے نام شامل ہیں۔

نیشنل اردو ہائی اسکول کے صدر مدرس ندیم صدیقی ملازمت سے سبکدوش ہونے پر انکا مدرسہ ہذا کے جانب سے الوداعی تقریب بصدارت جناب سراج دیشمکھ صاحب سابقہ رکن اسمبلی منعقد کی گئی اس موقع پر ندیم صدیقی سر کا شاندار استقبال کرتے ہوئے موظف مدرس حاجی محسن علی شیخ جاوید سر و قاضی مجیب الرحمن دیکھے جا سکتے ہیں۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کی روشنی میں "جدوجہد حیات"

ڈاکٹر فہیمدہ شیخ

تعارف

زندگی مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ ہر انسان کو اپنی زندگی میں آزمائشوں، مشکلات، ذمہ داریوں اور چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ جدوجہد بے مقصد نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے، جس کے ذریعے انسان کے ایمان، صبر، شکر اور اخلاص کو جانچا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف، بھوک، مال، جانوں اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔"

(سورۃ البقرہ:155)

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اس بات کی بہترین مثال ہے کہ مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا صبر، استقامت اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کے ساتھ کیسے کیا جائے۔

1.حق کی دعوت کی جدوجہد

نبوت سے پہلے بھی نبی کریم ﷺ اپنی سچائی، دیانت اور امانت داری کی وجہ سے "الصادق" اور "الامین" کے لقب سے مشہور تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت عطا فرمائی اور آپ نے لوگوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی، تو لوگوں نے آپ کی مخالفت کی، مذاق اڑایا اور سخت اذیتیں پہنچائیں۔

آپ ﷺ کی جدوجہد نہ اقتدار حاصل کرنے کے لیے تھی، نہ دولت جمع کرنے کے لیے، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لیے تھی۔

2.ظلم وستم کے مقابلے کی جدوجہد

ابتدائی دور میں مسلمانوں کو شدید ظلم وستم کا سامنا کرنا پڑا:

-انہیں جسمانی اذیتیں دی گئیں۔
-ان کا معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کیا گیا۔
-بعض صحابۂ کرامؓ کو حبشہ ہجرت کرنا پڑی۔
-خود نبی کریم ﷺ کو بھی گالیاں دی گئیں، پتھر مارے گئے اور مختلف طریقوں سے تکلیف پہنچائی گئی۔

لیکن آپ ﷺ نے ہر حال میں صبر اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔

3.صبر واستقامت کی جدوجہد

نبی کریم ﷺ کی زندگی میں عامُ الحزن یعنی "غم کا سال" آیا، جب آپ ﷺ کی محبوب زوجہ حضرت خدیجہؓ اور آپ کے چچا حضرت ابوطالب کا انتقال ہوگیا۔ یہ دونوں آپ ﷺ کے سب سے بڑے سہارے تھے۔

اس عظیم غم کے باوجود آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ قائم رکھا اور اپنی دعوت کا سلسلہ جاری رکھا۔

4.طائف کی آزمائش

جب نبی کریم ﷺ اہلِ طائف کو اسلام کی دعوت دینے گئے تو انہوں نے نہ صرف دعوت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ بچوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا، جنہوں نے آپ ﷺ کو پتھر مارے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک خون سے بھر گئے۔

اس شدید تکلیف کے باوجود آپ ﷺ نے ان کے لیے بددعا نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ شاید ان کی آنے والی نسلیں ایمان لے آئیں۔

یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ حقیقی جدوجہد صرف مشکلات برداشت کرنا نہیں بلکہ تکلیف پہنچانے والوں کے ساتھ بھی رحم اور خیرخواہی کا رویہ اختیار کرنا ہے۔

5.ہجرت کی جدوجہد

اپنا وطن چھوڑنا انسان کے لیے انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی حفاظت کے لیے چھوڑا اور مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، جہاں ایک انصاف پر مبنی اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔

یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ایمان اور دین دنیاوی آسائشوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

6.قیادت اور خدمت کی جدوجہد

مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ نے ایک عظیم رہنما کی حیثیت سے:

-لوگوں کے درمیان انصاف قائم کیا،
-یتیموں، بیواؤں اور کمزوروں کی کفالت کی،
-بھائی چارہ قائم کیا،
-عبادت کی تعلیم دی،
-اور ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا۔

آپ ﷺ کی قیادت اقتدار کے لیے نہیں بلکہ خدمتِ خلق کے لیے تھی۔

7.دفاعِ حق کی جدوجہد

جب دشمنوں نے مسلمانوں پر جنگ مسلط کی تو نبی کریم ﷺ نے بدر، اُحد اور خندق جیسے معرکوں میں مسلمانوں

کی قیادت فرمائی۔

اسلام نے جنگ کے بھی اعلیٰ اخلاقی اصول مقرر کیے:

-عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔
-غیر جنگجو افراد کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔
-بلاضرورت درختوں اور کھیتوں کو تباہ کرنے سے روکا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں جنگ ظلم یا توسیعِ اقتدار کے لیے نہیں بلکہ دفاع، انصاف اور مذہبی آزادی کے تحفظ کے لیے ہوتی ہے۔

8.سب سے بڑی جدوجہد: نفس کے خلاف

اسلام کی تعلیم کے مطابق انسان کی سب سے بڑی جدوجہد اپنے نفس کے خلاف ہے۔

یعنی انسان:

-اپنے غصے پر قابو پائے،
-تکبر سے بچے،
-حسد اور لالچ کو چھوڑے،
-گناہوں سے بچے،
-اور اپنے اخلاق کو بہتر بنائے۔

یہی جدوجہد انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بناتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت سے حاصل ہونے والے اسباق

نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ کامیابی کا راستہ یہ ہے:

-اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان۔
-ہر حال میں صبر اور استقامت۔
-سچائی اور امانت داری۔
-دوسروں پر رحم اور شفقت۔
...نے کی عادت۔
...ت اور ثابت قدمی۔
-انصاف اور دیانت۔
...ں۔
-اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ توکل۔

نتیجہ

اسلام کے نقطۂ نظر سے "جدوجہدِ حیات" کا مطلب صرف زندہ رہنے یا دوسروں پر غالب آنے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے، اس کی عبادت کرنے، عدل قائم کرنے، بہترین اخلاق اپنانے اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہنے کی مسلسل کوشش ہے۔

نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ حقیقی کامیابی صرف دنیا میں مشکلات پر قابو پانے کا نام نہیں، بلکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے وفادار بندے بنے رہنا، لوگوں کے ساتھ رحم وانصاف کا معاملہ کرنا، اور ایسی نیک میراث چھوڑ جانا ہے جو پوری انسانیت کے لیے باعثِ خیر بنے۔

کیا پاسپورٹ شہریت کا ثبوت نہیں ہے؟

مومن فیاض احمد
سپروائزر وایجوکیشنل اینڈ کیریئر کونسلر
صمدیہ ہائی اسکول وجونیئر کالج، بھیونڈی

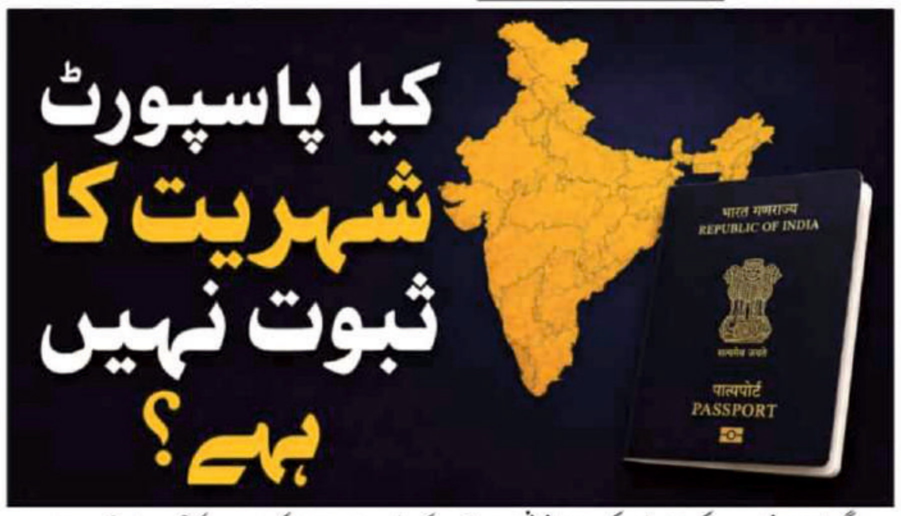

گزشتہ چند دنوں سے ملک بھر میں ایک اہم قانونی اور سماجی مسئلہ زیر بحث ہے۔ اخبارات، ٹی وی چینلز اور سوشل میڈیا پر ایک خبر نے عوام میں بے چینی پیدا کردی کہ "پاسپورٹ شہریت کا ثبوت نہیں ہے۔" یہ جملہ بظاہر مختصر ہے، مگر اس کے اثرات بہت وسیع ہیں۔ عام شہری کے ذہن میں فوراً کئی سوالات جنم لیتے ہیں کہ اگر پاسپورٹ شہریت کا ثبوت نہیں، تو پھر شہریت ثابت کیسے ہوگی؟ کیا پاسپورٹ رکھنے والا بھی اپنی شہریت کے بارے میں سوالات کا سامنا کرسکتا ہے؟ کیا مستقبل میں پاسپورٹ کی اہمیت کم ہوجائے گی؟ اور سب سے بڑھ کر، حکومت کو عوام کو اس حوالے سے واضح رہنمائی کیوں فراہم نہیں کرنی چاہیے؟

یہ سوالات صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی، اخلاقی اور انتظامی نوعیت بھی رکھتے ہیں۔ ایک ذمہ دار معاشرے میں حکومت کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ عوام کو درست، واضح اور بروقت معلومات فراہم کرے تاکہ افواہوں، غلط فہمیوں اور بے یقینی کی کیفیت کو ختم کیا جاسکے۔

سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پاسپورٹ کیا ہے؟ قانونی اعتبار سے پاسپورٹ ایک سفری دستاویز (Travel Document) ہے، جو حکومت اپنے شہری کو بیرونِ ملک سفر کے لیے جاری کرتی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد کسی شخص کو دوسرے ممالک میں شناخت فراہم کرنا اور بین الاقوامی سفر کو ممکن بنانا ہے۔ پاسپورٹ کسی بھی ملک کی جانب سے اسی وقت جاری کیا جاتا ہے جب متعلقہ ادارے درخواست گزار کی شناخت اور مطلوبہ دستاویزات کی جانچ مکمل کرلیتے ہیں۔

تاہم قانونی اصطلاحات میں شہریت (Citizenship) ایک الگ حیثیت رکھتی ہے۔ شہریت کا تعین ملک کے آئین، شہریت کے قوانین، پیدائش، والدین کی شہریت، رجسٹریشن یا نیچرلائزیشن کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اسی لیے بعض قانونی ماہرین یہ وضاحت کرتے ہیں کہ پاسپورٹ بذاتِ خود شہریت کا حتمی اور ناقابلِ تردید ثبوت نہیں بلکہ حکومت کی جانب سے جاری کردہ ایک سفری دستاویز ہے، جبکہ شہریت کا اصل فیصلہ متعلقہ قوانین اور ریکارڈ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

اگرچہ یہ قانونی تشریح اپنی جگہ درست ہوسکتی ہے، مگر عام شہری کے لیے یہ بات حیران کن ضرور ہے کہ جس دستاویز کو وہ برسوں سے اپنی شناخت اور شہریت کی علامت سمجھتا آیا، اس کے بارے میں اچانک ایسی وضاحت سامنے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام میں بے چینی پیدا ہوئی اور مختلف قسم کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، جہاں آئین ہر شہری کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ ایسے میں ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی قانونی حیثیت، اپنی شناخت اور اپنی شہریت کے بارے میں مکمل اور واضح معلومات حاصل کرے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے حساس معاملات پر بار بار عوامی آگاہی مہم چلائے، تاکہ کسی کو بھی غیر ضروری خوف یا پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوشل میڈیا کے دور میں کسی بھی خبر کا پھیلاؤ چند لمحوں میں ہوجاتا ہے۔ اگر بروقت وضاحت نہ دی جائے تو افواہیں حقیقت کا روپ دھار لیتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ کئی لوگ بغیر تحقیق کے سنسنی خیز تبصرے شروع کردیتے ہیں، جس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ ہمیں بطور ذمہ دار شہری ہر خبر کی تصدیق کرنی چاہیے اور صرف مستند ذرائع پر اعتماد کرنا چاہیے۔

یہ معاملہ ایک اور اہم پہلو کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے، اور وہ ہے قانونی شعور (Legal Literacy)۔ ہمارے اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں طلبہ کو بنیادی آئینی حقوق، شہریت، سرکاری دستاویزات اور قانونی ذمہ داریوں کے بارے میں عملی معلومات دی جانی چاہئیں۔ اگر نوجوان نسل قانون سے واقف ہوگی تو وہ کسی بھی افواہ کا آسانی سے شکار نہیں بنے گی۔

بطور ایک ایجوکیشنل اینڈ کیریئر کونسلر میری یہ ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ نوجوانوں میں صرف کیریئر کی رہنمائی ہی نہیں بلکہ ذمہ دار شہری بننے کا شعور بھی پیدا کروں۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ صرف ڈگریوں سے نہیں بنتا بلکہ قانون کی سمجھ، آئین کا احترام، سچائی کی تلاش اور قومی ذمہ داری کے احساس سے تشکیل پاتا ہے۔

ہندستانی جیل خانوں کے بڑھتے مسائل توجہ کی ضرورت!

سرفراز احمد قاسمی

ہندوستان سمیت دنیا بھر کے کئی ممالک میں قیدیوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کوئی نئی بات نہیں ہے، اس قسم کے واقعات وقفے وقفے سے میڈیا اور اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں، ہندوستان کی جیلوں میں بھی ہمیشہ مسائل رہے ہیں اور ان کے حل کے لئے سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی یا اس پر بہت کم توجہ دی گئی ہے، اول تو عدالتوں میں مقدمات کی یکسوئی ہونے میں غیر معمولی تاخیر ہوا کرتی ہے پھر فیصلے ہونے کے بعد بھی فی الفور عمل اور بھی اہم چیلنج ہے، زیر دریافت قیدیوں اور قید وبند کی صعوبت جھیل رہے، لوگوں سے بدسلوکی اور مار پیٹ کے واقعات تو عام بات ہے، طویل عرصہ جیلوں میں زندگی کاٹنے والے بسا اوقات جیلوں میں ہی دم توڑ دیتے ہیں، رضاکارانہ خدمات انجام دینے والے افراد اور تنظیمیں بارہا قیدیوں کو درپیش مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مرکوز کرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں، لیکن ان سنی کی جاتی رہی ہے، پروفیسر جی این سائی بابا برسوں جیل میں رہے اور مصائب جھیلتے رہے 10 برس کی قید سے رہائی کے چند ماہ بعد اکتوبر 2024 میں وہ چل بسے، رہائی کے بعد سائی بابا نے پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ جیل کے اندر انہیں کس قدر مسائل اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑا تھا، انہوں نے بتایا تھا کہ جیلوں میں نہ ضرورت سے فارغ ہونے کی سہولت رہی، نہ ہاتھ منہ دھونے کی سہولت تھی وہ ناگپور سینٹرل جیل میں تھے، انہیں اپنی ویل چیئر استعمال کرنے کے لیے ساتھی قیدیوں سے مدد لینی پڑتی تھی، ہندوستان کے جیل خانے تشدد، گالی گلوچ اور بنیادی سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے کافی بدنام ہوتے رہے ہیں، سال 1979 / 80 میں قیدیوں کی آنکھوں میں ایسڈ ڈالنے کا واقعہ پیش آیا تھا، جس سے پوری قوم دہل گئی تھی، 1980 کے دہے کے اوائل میں جیل اصلاحات سے متعلق ملا کمیٹی کی رپورٹ جاری کی گئی تھی، جس میں جیل کے حالات اور انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے وسیع اقدامات تجویز کیے گئے تھے لیکن حسب روایت عمل درآمد قدیم بہتری کے لیے کوئی قابل ذکر اقدامات نہیں کیے گئے، سال 1996 میں بنگلور سینٹرل جیل میں بند افراد نے چیف جسٹس آف انڈیا سے جیل کے اندر خراب اور انتہائی خستہ حالات کے بارے میں تحریری شکایت کی تھی، سپریم کورٹ نے بعد میں ایک کیس میں یہ ہدایات دی کہ جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہ رکھے جائیں، مقدمات کی سماعت میں تاخیر نہ ہو، قیدیوں کو اذیت نہ پہنچائی جائے لیکن برسوں گزر جانے کے بعد بھی جیلوں کے حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی ہے، وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے، ہندوستانی جیلوں میں آج بھی تقریباً پانچ لاکھ سے زیادہ افراد جیلوں میں ہیں، جبکہ جیلوں میں گنجائش 4 لاکھ 36 ہزار قیدیوں کے رہنے کی ہے، ہر دور حکومت میں ہندوستانی جیلوں کے حالات جوں کے توں، خراب اور ابتر رہے ہیں، جیلوں میں معذور قیدیوں کا استحصال باعث تشویش ہے، دوسرے قیدی اور افراد عملہ انہیں تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، حکومت اب بھی ملک بھر کی جیلوں میں قید جسمانی معذورین کی حقیقی تعداد بتانے سے قاصر ہے، جیل کے اندر معذور قیدیوں کی حالت کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتایا جاتا، تمام معذور قیدیوں کو ویل چیئر تک فراہم نہیں کیے جاتے ہیں، ملاقات روم سمیت بنیادی سہولتیں تک دستیاب نہیں ہے، قیدیوں سے ملاقات کے انتظار میں بیٹھنے والے شہری مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں، جبکہ بین الاقوامی قوانین کے تحت ہر حکومت معذور قیدیوں کو درکار بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کی پابند ہے، اس کام میں کوتاہی اور تساہل افسوسناک ہے۔

> ہندوستان سمیت دنیا بھر کے کئی ممالک میں قیدیوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کوئی نئی بات نہیں ہے، اس قسم کے واقعات وقفے وقفے سے میڈیا اور اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں، ہندوستان کی جیلوں میں بھی ہمیشہ مسائل رہے ہیں اور ان کے حل کے لئے سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی یا اس پر بہت کم توجہ دی گئی ہے

گزشتہ چند مہینے قبل عراق کے رسوائے زمانہ ابوغریب جیل میں قیدیوں سے بدسلوکی اور تشدد کے معاملے پر معاوضہ ادا کرنے امریکی کنٹریکٹر کو حکم دیا گیا تھا، خبر کے مطابق ورجینیا کی ایک جیوری نے ریاست کی ایک فوجی کنٹریکٹر کو دو عشرے قبل عراق کی رسوائے زمانہ جیل ابوغریب میں تشدد اور بدسلوکی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے تین سابقہ قیدیوں کو چار کروڑ 20 لاکھ ڈالر ادا کرنے کا حکم دیا تھا، آٹھ افراد پر مشتمل جیوری کا یہ فیصلہ اس سال کے شروع میں ایک اور جیوری کے اس بارے میں اتفاق نہ ہونے کے بعد آیا کہ آیا ورجینیا کے شہر ریسٹن میں قائم سی اے سی آئی کو اس کے سویلین تفتیش کاروں کے کام کا ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے، جنہوں نے 2003 سے 2004 تک امریکی فوج کے ساتھ کام کیا تھا، جیوری نے مقدمہ دائر کرنے والوں سہیل الشمری، صالح العجیلی اور اسد الزوبی میں سے ہر ایک کو 30 لاکھ ڈالرز تلافی اور 11 لاکھ ڈالر فی کس جیل میں ڈالنے کی پاداش میں ادا کرنے کا حکم دیا تھا، تینوں نے اپنی شہادت میں بتایا تھا کہ انہیں جیل میں مارپیٹ، جنسی تشدد، جبری عریاں کیے جانے اور دیگر ظالمانہ سلوک کا نشانہ بنایا گیا تھا، انہوں نے یہ الزام نہیں لگایا کہ سی اے سی آئی کے تفتیش کاروں نے اپنے طور پر بدسلوکیاں کی بلکہ یہ کہا کہ سی اے سی آئی ان کاروائیوں میں اس لیے ملوث ہے کیونکہ اس کے تفتیش کاروں نے پولیس کے ساتھ مل کر پوچھ گچھ کے لیے سخت رویہ اختیار کیا، سی اے سی آئی نے اس فیصلے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ کمپنی اس فیصلے کے خلاف اپیل کرے گی بیان میں کہا گیا تھا کہ اس معاملے میں سی اے سی آئی کے کسی ملازم پر مجرمانہ سول یا انتظامی نوعیت کا کبھی بھی الزام نہیں لگایا گیا اور یہ کہ کمپنی کے تفتیش کاروں نے ان پریشان کن کاروائیوں میں حصہ نہیں لیا اور نہ ہی ہمارا کوئی ملازم اس کا ذمہ دار تھا، سینٹر فار کانسٹیٹیوشنل رائٹس کے وکیل بحر اعظمی جنہوں نے مدعیان کی طرف سے مقدمہ دائر کیا تھا اس فیصلے کو انصاف اور احتساب کا ایک اہم قدم قرار دیا تھا، اعظمی نے کہا تھا کہ چار کروڑ 20 لاکھ ڈالر کی رقم مدعیان کی طرف سے طلب کی جانے والی تلافی سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے اور یہ رقم تین کروڑ 10 لاکھ ڈالر کی اس رقم سے زیادہ ہے جو مقدمہ دائر کرنے والوں کے مطابق سی اے سی آئی کو ابوغریب جیل میں اس کی تفتیش کاروں کے لیے ادا کی گئی تھی، ابوغریب جیل کی اس تصویر میں ایک قیدی کو ڈبے پر کھڑا کرنے اور سیاہ لباس پہنائے جانے کے بعد اس کے ہاتھوں سے تار جوڑ کر بجلی کے جھٹکے لگائے جارہے ہیں، اس تصویر کا تعلق سن 2003 کے آخری حصے سے ہے، العجیلی نے جو صحافی بھی ہیں اپنے تحریری بیان میں کہا تھا کہ آج کا دن میرے لیے اور انصاف کے لیے ایک بڑا دن ہے میں نے اس دن کے لیے طویل عرصے تک انتظار کیا، یہ اس کیس میں ایک کارپوریشن کے خلاف تین افراد کی فتح نہیں ہے بلکہ یہ فتح ہر اس شخص کے لیے ایک روشنی ہے جس پر ظلم ہوا اور یہ ہر اس کمپنی یا کنٹریکٹر کے لیے وارننگ ہے جو مختلف قسم کے تشدد اور بدسلوکیوں پر مبنی کاروائیاں کرتے ہیں، بنیادی طور پر سی اے سی آئی کا موقف یہ رہا کہ جیل میں ہونے والی بدسلوکیوں کی ذمہ دار حکومت ہے، یہ مقدمہ دو مختلف جیوریوں نے سنا اور انہوں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ تفتیش کاروں کی جانب سے بدسلوکیوں کی ذمہ داری کنٹریکٹر یا فوج کس پر عائد ہوتی ہے؟ پہلی جیوری کسی اتفاق رائے پر نہیں پہنچ سکی، جبکہ دوسری جیوری نے سی اے سی آئی کو ذمہ دار قرار دے دیا، یہ مقدمہ سب سے پہلے 2008 میں دائر کیا گیا تھا لیکن 15 سال کی قانونی لڑائیوں اور سی اے آئی کی جانب سے مقدمے کو خارج کرنے کی متعدد کوششوں کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی، مقدمے میں پیش کیے جانے والے شواہد میں فوج کے دو ریٹائرڈ جنرلوں کی رپورٹس بھی شامل تھیں، جنہوں نے بدسلوکی کے واقعات کی دستاویزات کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا اور ان میں سی اے سی آئی کے کئی تفتیش کار ملوث پائے گئے تھے۔

اس موضوع کے تجزیہ کار بار بار یہ کہتے رہے ہیں کہ مسلمان اپنی آبادی کے تناسب سے زیادہ تعداد میں جیلوں میں تو ہیں لیکن ان کی سزا کے واقعات کی شرح کم ہے۔ مثال کے طور پر 2019 میں قومی سطح پر زیر سماعت مسلمان ساڑھے 47 فیصد تھے لیکن ان میں سزا 6.39 فیصد کو ہوئی۔ جموں وکشمیر میں ہندوؤں کی آبادی ساڑھے 28 فیصد ہے، جیلوں میں ان کی تعداد ساڑھے 39 فیصد ہے اور سزا کی شرح ساڑھے 50 فیصد ہے۔ جبکہ یہاں مسلمانوں کی آبادی 3.68 فیصد ہے، جیلوں میں ان کی تعداد ساڑھے 60 فیصد اور سزا کی شرح 53 فیصد ہے۔

اوپر کی ان تمام تفصیل سے جو اصل نکتہ نکل کر سامنے آیا وہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی آبادی کے اعتبار سے جیلوں میں زیادہ ہیں مگر اکثر رہا ہوجاتے ہیں۔ جب تک ان کے معاملات تصفیہ کے مرحلہ میں پہنچتے ہیں وہ اپنی زندگی کا بیشتر قیمتی حصہ جیلوں میں یا مقدمہ کا سامنا کرتے ہوئے گزار چکے ہوتے ہیں۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کر بکھر چکے ہوتے ہیں۔ ایک طرف ان کے اعزاء ان سے دور ہوجاتے ہیں اور دوسری طرف ان کا کاروبار یا روزگار ختم ہوچکا ہوتا ہے۔ اب وہ نہ تو معاشرہ میں ہی سر اٹھا کر عزت کی زندگی جی سکتے ہیں اور نہ ہی وہ خاطی پولیس والوں کے خلاف تلافی کی کوئی کارروائی کرسکتے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستانی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور انہیں انصاف کی فراہمی انتہائی مشکل ہورہی ہے، دی وائر نامی ویب سائٹ پر نیشنل کرائم ریکارڈ کی ایک چونکا دینے والی رپورٹ نظر سے گزری، رپورٹ میں ہندوستان کی جیلوں میں مسلم قیدیوں کے اعداد وشمار مذکور تھے، ان اعداد وشمار کو دیکھ کر یہ یقین کرنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ سرکاری عملہ مسلم مخالفت اور انہیں برباد کرنے کے لیے کس حد تک پہنچ گیا ہے اور حکومتی سطح پر اسلاموفوبیا کی کوشش کس قدر تیز ہوگئی ہے، اخباری رپورٹ سے ہر شخص اس کا اندازہ کرسکتا ہے، نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کی طرف سے جاری ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی جیلوں میں قانونی حراست میں رکھے گئے 30 فیصد سے زیادہ قیدی مسلمان ہیں جو مسلم آبادی کے تناسب سے دوگنی تعداد ہے، دی ہندو نے بھی 2021 میں اپنی ایک رپورٹ میں ہندوستانی جیلوں میں حراست میں رکھے گئے قیدیوں میں 30 فیصد سے زیادہ مسلمان بتایا ہے، غور طلب ہے کہ ہندوستانی جیلوں میں چار قسم کے قیدی رہتے ہیں پہلے مجرم یعنی وہ لوگ جو کسی جرم کے مرتکب پائے گئے ہوں اور انہیں عدالت نے سزا سنائی ہو، دوسرے زیر سماعت قیدی جن پر اس وقت عدالت میں مقدمہ چل رہا ہو، تیسرے حراستی جن کو قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا ہو، چوتھے وہ جو ان تینوں زمروں میں سے کسی سے تعلق نہیں رکھتے اور جو قیدیوں کی مجموعی تعداد کا بہت چھوٹا سا حصہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ جیلوں کے بڑھتے مسائل پر حکومت کیا اقدام کررہی ہے؟ ضرورت ہے کہ فوری طور پر جیل سے متعلق مسائل حل کیے جائیں اور اس پر توجہ دی جائے۔

غزل

ذہن و دِل سے دُور نفرت خود بخود ہو جائے گی
سیکھ لو اُردو محبت خود بخود ہو جائے گی

آپ کر لیں گُفتگو کچھ دیر جس سے اُردو میں
آپ سے اُسکو محبت خود بخود ہو جائے گی

خوشبو و رنگ و لطافت والی اُردو والوں پر
موسمِ گُل کی عِنایت خود بخود ہو جائے گی

اُردو پڑھنا بولنا لکھنا جسے آ جائے گا
اُسکی پہچان آدمیت خود بخود ہو جائے گی

جو ہیں زخمی بات چیت اُردو میں اُن سے کیجئے
پُوری مرہم کی ضرورت خود بخود ہو جائے گی

پریم اُردو سے محبت ہندی سے کرتے ہُوئے
قومی یکجہتی کی عادت خود بخود ہو جائے گی

ہندی اور اُردو ہیں بہنیں غور فرمائیں اگر
آشکارا یہ حقیقت خود بخود ہو جائے گی

جو بچھائیں اوڑھیں اُردو اُنکی فطرت میں نیازؔ
ہو نہ ہو شامل نفاست خود بخود ہو جائے گی

نیازؔ جیراجپوری

غزل

میرے دل میں ہو، سانسوں میں ہو،
دھڑکن میں ہوتم
میری زندگی ہو، رہنما ہو، مرشد بھی ہوتم
جس نے پلایا، پروان چڑھایا،
گود میں سلایا ہے تم
جب درد آیا، رونا بھی آیا،
چپ کرایا ہے تم
جب آنسو آئے آنکھوں میں،
کرنے کے بعد برے کام
چپ کرایا ہے، سمجھایا ہے،
حوصلہ دلایا ہے تم
میں آیا ہوں دور تجھ سے کچھ لمحوں کے لیے
دل تو رہتا ہے اُس میں، جس دل میں رہتے ہوتم

محمد سلمان، دار لھدی پنگنور

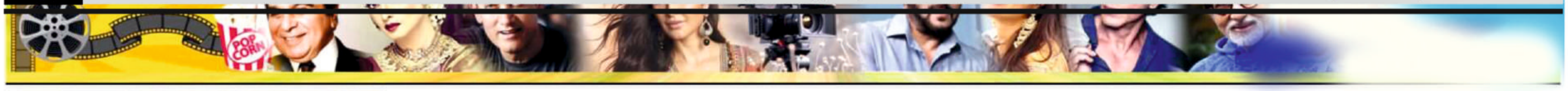

راشمیکا مندانا اور الو ارجن ایک بار پھر 'را کا' میں ایک ساتھ

اداکارہ راشمیکا مندانا جلد ہی اپنی بلاک بسٹر فلم 'پشپا' کے ساتھی اداکار الو ارجن کے ساتھ ہدایت کار اٹلی کی نئی سائنس فکشن فینٹسی ایکشن فلم 'را کا' کی ممبئی میں شوٹنگ کا آغاز کریں گی۔

ویریٹی انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق، فلم کا ممبئی شیڈول جلد شروع ہونے والا ہے، جو اس بڑے بجٹ کے منصوبے کے اگلے مرحلے کی عکاسی کرتا ہے۔ اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو 'را کا'، 'پشپا' فرنچائز کے بعد راشمیکا مندانا اور الو ارجن کی پہلی مشترکہ فلم ہوگی۔ دونوں نے سری ولی اور پشپا راج کے کرداروں سے شائقین میں بے حد مقبولیت حاصل کی تھی۔

رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ راشمیکا مندانا اس فلم میں منفی کردار (ولن) ادا کریں گی، جو ان کے اب تک کے فلمی کیریئر سے مختلف ہوگا۔ تاہم، فلم سازوں نے ابھی تک ان کے کردار کی باضابطہ تصدیق نہیں کی۔

ہدایت کار اٹلی کی اس فلم میں دیپکا پڈوکون بھی اہم کردار میں نظر آئیں گی۔ اطلاعات کے مطابق فلم کو بڑے پیمانے پر تیار کیا جارہا ہے اور اس کی سینما گھروں میں نمائش 2027 کے آخر میں متوقع ہے، تاہم کاسٹ، کہانی اور ریلیز کی تاریخ سے متعلق باضابطہ اعلان ابھی ہونا باقی ہے۔ راشمیکا مندانا ان دنوں تیلگو اور ہندی فلم انڈسٹری میں متعدد منصوبوں پر کام کر رہی ہیں۔ 'پشپا'، 'اینیمل' اور 'چھاوا' میں ان کی اداکاری کو خوب سراہا گیا۔

ان کے آئندہ منصوبوں میں 'را کا' کے علاوہ 'میسا'، 'رنابالی'، 'پشپا 3' اور 'اینیمل پارک' بھی شامل ہیں، جن میں سے بعض کا باضابطہ اعلان ہو چکا ہے جبکہ دیگر مختلف مراحل میں ہیں۔

فلم 'را کا' سے متعلق مزید تفصیلات اور راشمیکا مندانا کے مبینہ منفی کردار کی باضابطہ تصدیق کا شائقین بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

خوابوں کا شہر رومانوی ہوگیا

عامر خان اور گوری سپریٹ کے خاص دن پر آسمان سے برسیں دعائیں

ممبئی (ایم ملک) کل ہندوستانی سینما کے لیے بہت خاص دن ہونے والا ہے۔ مسٹر پرفیکشنسٹ عامر خان اپنی دیرینہ گرل فرینڈ گوری سپریٹ کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھنے جارہے ہیں۔ یہ اداکار کی بنگلورو کی ایک کاروباری شخصیت گوری کے ساتھ تیسری شادی ہوگی۔ عامر نے اس نئی شروعات کو بہت نجی رکھا ہے۔ عامر اور گوری کی کہانی کسی فلمی اسکرپٹ سے کم نہیں ہے۔ چند سال پہلے جب وہ دوبارہ ملے تو ان کی پرانی دوستی محبت میں بدل گئی۔ عامر نے اپنے تعلقات کو بہت نجی رکھا لیکن اپنی 60 ویں سالگرہ پر انہوں نے گوری کو اپنے ساتھی کے طور پر دنیا سے متعارف کرایا۔ ایک حالیہ انٹرویو میں عامر نے کہا کہ گوری نے ان کی زندگی میں بے پناہ سکون اور استحکام لایا ہے۔ رپورٹس کے مطابق شادی عامر خان کے باندرہ گھر میں ہوگی جس میں کل 150 لوگ شریک ہوں گے۔ بتایا جارہا ہے کہ عامر خان اور گوری سپریٹ کی شادی میں زیادہ تر فیملی ممبرز ہوں گے، جن میں کچھ غیر ملکی مہمان اور دوست بھی شریک ہوں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شادی کی رسومات 5 جولائی کی پہلی ششماہی میں مکمل ہو جائیں گی۔ اس خاص اور خوشی کے موقع پر عامر خان اور گوری سپریٹ کے بچے بھی ان کے نئے سفر کا حصہ بننے کے لیے شادی میں شرکت کریں گے۔ اس خاص شادی کے درمیان ممبئی کے موسم نے بھی تہوار کی روح کو پوری طرح سے اپنا لیا ہے۔ ممبئی میں اس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی ہے، جس سے پورے شہر میں رومانوی اور خوشگوار ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ اس خوبصورت موسم سے ایسا لگتا ہے جیسے کائنات خود عامر اور گوری کے خاص دن سے خوش ہے۔ ٹھنڈی ہوا اور بوندا باندی نے شادی کی تقریبات کی رونق بڑھا دی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے بھگوان اندرا خود عامر خان کے نئے سفر کے لیے آسمان سے اپنی خصوصی دعاؤں اور برکتوں کی بارش کر رہے ہیں۔ ہر طرف موسلا دھار بارش ایک نعمت کی طرح محسوس ہوتی ہے، جیسے قدرت خود جوڑے پر خوشیوں کی بارش کر رہی ہو۔ مداحوں اور قریبی دوستوں کا ماننا ہے کہ ممبئی کی یہ خوبصورت بارش اس بات کی علامت ہے کہ عامر اور گوری کی آنے والی شادی شدہ زندگی موسم کی طرح خوبصورت، پرامن اور خوش گوار ہوگی۔

'گووندا کی آنکھوں میں ہمہ وقت شرارت ہوتی ہے'

سوشل ڈیسک

موسیقار آنند راج آنند کا کیریئر غیر معمولی طور پر شاندار رہا ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ انہوں نے اداکار گووندا کے ساتھ سب سے زیادہ کام کیا۔

دونوں نے مجموعی طور پر سات فلموں میں ایک ساتھ کام کیا جن میں 'پردیسی بابو' (1998)، 'جس دیش میں گنگا رہتا ہے' (2000)، 'حد کر دی آپ نے' (2000)، 'کیوں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا' (2001)، جوڑی نمبر 1 (2001)، چل چلا چل (2009) اور دیوانہ میں دیوانہ (2013) شامل ہیں۔

موسیقار نے بالی وڈ ہنگامہ کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں اس حوالے سے اور کئی دیگر باتوں پر کھل کر گفتگو کی۔

آنند راج آنند نے انکشاف کیا کہ 'اوئے راجو' کی دھن بنانا ایک چیلنج تھا کیوں کہ 'گووندا کی آنکھوں میں ہمہ وقت شرارت ہوتی ہے......'

انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ 'ٹھکرا کے میرا پیار' انہوں نے خود گایا تھا، 'مجھے بالکل علم نہیں تھا کہ زی میوزک نے کرشما بیورا سے یہ گانا گوایا ہے۔'

دلچسپ بات یہ ہے کہ فلم 'پردیسی بابو' میں گووندا ایک مزاحیہ جملہ بھی ادا کرتے ہیں کہ 'آنند راج آنند...... آنند ہی آنند!'

اس بات کی یاد دہانی پر موسیقار مسکرا پڑے اور کہا کہ 'ان (گووندا) کے ساتھ میرا تعلق بہت خوبصورت رہا ہے۔ ہر فلم جس میں میں اور چی چی بھائیہ (گووندا) نے ساتھ کام کیا، اس کا میوزک سپر ہٹ ہوا۔ ہم نے ان کے لیے ایک اداس گانا 'اوئے راجو' بھی بنایا جو شروع میں ممکن نہیں لگتا تھا۔'

ان سے جب یہ پوچھا گیا کہ ایسا کیوں، تو آنند راج آنند نے جواب دیا کہ 'گووندا کے ساتھ اداس گانا بنانا بہت مشکل اور چیلنجنگ تھا۔ ان کی آنکھوں میں اس قدر شرارت ہوتی ہے کہ ناظرین تصور ہی نہیں کر سکتے کہ وہ اداس بھی ہو سکتے ہیں۔'

'یہ سوچنا مشکل ہے کہ یہ شخص غمگین کھڑا ہے لیکن انہوں نے اس گانے میں جس طرح پرفارم کیا تو ہنستے ہنستے رلا دیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان کے لیے ایک حب الوطنی کا گانا 'اٹ ہیپنز اونلی ان انڈیا' (پردیسی بابو) بھی تخلیق کیا۔'

آنند راج آنند کا ایک اور اداس گانا جو بطور گلوکار اور کمپوزر نمایاں ہوا، 'وہ دل دے دیا ہے' ہے، جو فلم مستی (2004) کا حصہ تھا۔ ایک ایسی فلم جس کا موضوع مزاحیہ اور ہلکے پھلکے گانوں پر مبنی تھا، اس میں یہ

اداس گانا سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔ کیا موسیقار اس بات پر حیران ہیں؟

انہوں نے وضاحت کی کہ 'مجھے یقین تھا کہ یہ گانا وقت کی کسوٹی پر پورا اترے گا۔ میری عادت ہے، میں کئی صفحات پھاڑتا ہوں، مگر جب تک جذبات سے جڑ نہ جاؤں، گانا فائنل نہیں کرتا۔ موسیقار بننے سے پہلے میں ایک عام ناظر تھا۔ میں نے سکول سے چھٹیاں کر کے فلمیں دیکھیں اور گیت سنے ہیں۔'

'میں یہ بھی دیکھتا تھا کہ کون سے گیت لوگوں کو نشست سے اٹھنے پر مجبور کرتے ہیں اور کون سے انہیں باندھ کر رکھتے ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ایسا گانا نہیں بنانا جس پر لوگ اٹھ جائیں۔ بالی وڈ میں صرف دو طرح کے گانے ہوتے ہیں: اول، وہ جن پر لوگ نشستوں پر ہی براجمان رہتے ہیں، اور دوسرے وہ جن پر لوگ اٹھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی تیسری قسم نہیں۔'

انہوں نے مزید کہا کہ 'میں اگر خود نہیں رویا، تو میں ناظرین کو نہیں رلا سکتا۔ اگر میں خود نہیں جھوما تو میں سننے والے سے یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ بھی جھومے گا۔ ایک اور اہم چیز سادگی ہے۔ الفاظ سادہ ہوں مگر ان میں جذبات زیادہ ہوں۔ میں ان باتوں کا خاص خیال رکھتا ہوں۔'

اکثر کہا جاتا ہے کہ آج کل کے گیتوں میں پہلے جیسا اثر نہیں رہا۔ انہوں نے اس پر کھل کر رائے دی اور کہا کہ 'میں ایسا نہیں سمجھتا۔ اریجیت سنگھ کے کچھ گانے روح کو چھونے والے ہیں۔ تاہم ماضی کے گانوں میں انسانی لمس زیادہ ہوتا تھا۔ بول سادہ ہوتے تھے۔ آنند بخشی صاحب سیدھی بات کرتے تھے اور لوگوں کو وہی پسند آتی تھی۔ اب بول پیچیدہ ہو گئے ہیں۔'

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ 'لیکن اب جب میں واپس آیا ہوں، تو میں یہ یقینی بناؤں گا کہ اپنا انداز برقرار رکھوں۔'

اداس گانوں کے حوالے سے گفتگو گیت 'ٹھکرا کے میرا پیار' (فلم 'شادی میں ضرور آنا' 2017) کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ گانا ان کی آواز کے لیے موزوں تھا مگر اسے انہوں نے خود نہیں گایا۔

آنند راج آنند نے بتایا کہ 'اصل میں یہ گانا میں نے خود گایا تھا اور پروڈیوسر ونود بچن کی سفارش پر زی میوزک کمپنی کے انوراگ بیدی کو بھیجا تھا۔ انوراگ بیدی نے کرشما بیورا سے یہ گانا گوایا۔ مجھے اس کا بالکل علم نہیں تھا۔'

وہ کہتے ہیں کہ 'گانا جب ریلیز ہوا تب پتا چلا کہ اسے کرشا نے گایا ہے۔ ٹریلر میں میری گائی ہوئی آواز شامل تھی۔ بہرحال، گانا ہٹ ہو گیا اور یہی ہمارے لیے خوشی کی بات تھی۔ اس نے ایک ارب ویوز بھی حاصل کر لیے ہیں۔'

"لاہور آنے کی خواہش ہے، مگر سیاسی حالات اجازت نہیں دیتے"، دلجیت دوسانجھ نے دل کی بات بتادی

بھارتی پنجاب کے معروف گلوکار، اداکار اور عالمی شہرت یافتہ فنکار دلجیت دوسانجھ نے ایک بار پھر پاکستان، خصوصاً لاہور سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ دل سے لاہور آنا چاہتے ہیں، تاہم دونوں ممالک کے درمیان موجودہ سیاسی صورتحال ان کی اس خواہش کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ سوشل میڈیا پر مداحوں کے ساتھ لائیو سیشن کے دوران ایک پاکستانی مداح نے دلجیت دوسانجھ کو لاہور آنے کی دعوت دی، جس پر انہوں نے نہایت کھلے دل سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ واقعی لاہور کی سیر کرنا چاہتے ہیں، لیکن پاکستان اور بھارت کے درمیان موجود سیاسی حالات سب کے سامنے ہیں، اسی لیے اس خواہش کو عملی جامہ پہنانا ان کے لیے آسان نہیں۔ دلجیت دوسانجھ نے مزید کہا کہ اگر وہ لاہور کا سفر کرتے ہیں تو انہیں بھارت کی جانب سے مختلف ممالک کے سفر کے حوالے سے پابندیوں یا دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کے باعث ان کے لیے مستقبل میں بین الاقوامی سفر متاثر ہونے کا خدشہ موجود ہے۔ ان کے مطابق یہی وجہ ہے کہ خواہش کے باوجود وہ اس وقت لاہور نہیں آسکتے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دلجیت دوسانجھ پاکستان میں بھی بے حد مقبول ہیں اور ان کے لاکھوں مداح موجود ہیں۔ اس سے قبل پاکستانی اداکارہ ہانیہ عامر کے ساتھ ایک مشترکہ پروجیکٹ میں کام کرنے پر انہیں بھارت میں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا، تاہم انہوں نے اس دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے فیصلے پر قائم رہنے کو ترجیح دی۔ حالیہ دنوں ایک بین الاقوامی کنسرٹ کے دوران بھی انہوں نے پاکستانی مداحوں کی جانب سے پیش کیا گیا تحفہ محبت سے قبول کر کے سب کی توجہ حاصل کی تھی۔ دلجیت دوسانجھ کے تازہ بیان نے سوشل میڈیا پر بھی خاصی توجہ حاصل کر لی ہے۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے صارفین نے ان کے خیالات پر مثبت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ وہ ان کی مجبوری کو سمجھتے ہیں۔ متعدد مداحوں نے انہیں ایک مخلص اور محبت بانٹنے والا فنکار قرار دیا، جبکہ پاکستانی مداحوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حالات جیسے بھی ہوں، دلجیت دوسانجھ کے لیے ان کی محبت اور احترام ہمیشہ برقرار رہے گا۔

ہندستان میں ۲۰؍ہزار تھیٹرس بند ہوگئے

زیادہ تر لوگ فلمیں دیکھنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تاہم او ٹی ٹی کے اس دور میں بہت سے لوگ سینما گھروں میں فلمیں دیکھنے کے بجائے گھر پر ہی فلموں سے لطف اندوز ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب سینما گھروں کے باہر لوگوں کی لمبی قطاریں لگ جاتی تھیں اور فلم کی ریلیز کے لیے جمعہ کے دن کا انتظار کیا جاتا تھا لیکن اب یہ منظر نامہ بالکل بدل چکا ہے۔ اس کی ایک وجہ سینما گھروں کی کم ہوتی تعداد ہے۔ ملٹی پلیکس کلچر، او ٹی ٹی پلیٹ فارمز، مہنگے ٹکٹ، بڑھتے ہوئے آپریٹنگ اخراجات، اور مداحوں کی کم ہوتی تعداد نے ملک بھر میں ہزاروں سینما گھر بند کر دیے ہیں۔ ایسی بہت سی فلمیں ہیں چاہے وہ بالی ووڈ ہوں یا دوسری زبانوں کی جو چین اور امریکہ جیسے بیرونی ممالک میں ہندوستان کے مقابلے بہتر کمائی کرتی ہیں۔ کئی فلمی ستاروں نے بالی ووڈ کو ہونے والے نقصانات کا حوالہ دیتے ہوئے ملک بھر میں کم سینما گھروں کا مسئلہ بھی اٹھایا ہے۔ ڈیٹا اس کی وضاحت کرتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، 1990 کی دہائی میں، ہندوستان میں تقریباً 25 ہزار سنگل اسکرین تھیٹر تھے، لیکن اب 20 ہزار سے زیادہ بند ہو چکے ہیں باقی زندہ رہنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ادھر مرکزی حکومت نے ہندوستانی سینما کو ایک نئی سمت دینے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ حکومت نے ملک بھر میں سینما گھر کھولنے کے عمل کو آسان بنانے کے لیے یکساں سینما قوانین ریاستوں کو بھیجے ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ایک فلم کو مثال کے طور پر لیتے ہوئے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر گردش کر رہی تھی۔ اس ویڈیو میں کچھ چینی لوگوں سے عامر خان کی فلم دنگل کے بارے میں پوچھا گیا اور وہ اس سے لاعلم تھے۔ تاہم حیران کن طور پر اس فلم نے چین میں خاصی کمائی کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین میں ایک بڑی تعداد میں تھیٹر ہیں، جو فلم کی کمائی کو نمایاں طور پر فائدہ دیتے ہیں۔ چین میں 80,000 سے زیادہ تھیٹر ہیں۔ چنانچہ اگر وہاں کی فلموں کی کمائی کا موازنہ کیا جائے تو وہ ہمیشہ ہندوستانی فلموں سے زیادہ ہوتا ہے۔

آزاد ہندوستان کے پہلے اولمپک میڈلسٹ پر فلم کا ٹیزر جاری

قومی ایوارڈ یافتہ ہدایت کار ناگراج منجولے کی آئندہ آنے والی مراٹھی فلم خشابا کا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں روایتی کشتی کے اکھاڑوں، دیہی ماحول اور جذبات سے بھرپور کہانی کی پہلی جھلک پیش کی گئی ہے۔ ٹیزر فلم کے شاندار پیمانے، جذباتی گہرائی اور متاثر کن انداز کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ فلم ایک سوانحی اسپورٹس ڈرامہ ہے، جس میں آزاد ہندوستان کے پہلے انفرادی اولمپک میڈل جیتنے والے پہلوان خشابا دادا صاحب جادھو کی زندگی اور جدوجہد کو پردہ سیمیں پر پیش کیا گیا ہے۔ فلم کی کہانی ایک ایسے دور میں ترتیب دی گئی ہے جب ہندوستان نے حال ہی میں آزادی حاصل کی تھی۔ اس میں مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے اس گمنام ہیرو کی جدوجہد دکھائی گئی ہے، جس نے بے شمار مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے 1952 کے ہیلسنکی اولمپکس میں تاریخی برونز میڈل جیت کر ملک کا نام روشن کیا۔ خشابا دنیا بھر کے سینما گھروں میں یکم جنوری 2027 کو ریلیز ہوگی۔

یقین نہیں ہو رہا عامر تیسری شادی کرلی

بالی ووڈ سپر اسٹار عامر خان اپنی گرل فرینڈ گوری سپراٹ سے 5 جولائی کو ایک سادہ اور نجی تقریب میں شادی کرنے جارہے ہیں۔ ہدایتکار راج کمار ہیرانی کی سیریز کی اسکریننگ کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عامر خان نے کہا کہ شادی میرے گھر پر ہوگی اور اس میں صرف دونوں خاندانوں کے افراد اور چند قریبی دوست شریک ہوں گے۔ عامر خان نے کہا کہ 5 جولائی ہمارے لیے بہت خاص دن، ہم گھر پر ہی ایک چھوٹی سی گھریلو تقریب رکھ رہے ہیں، آپ سب سے ہماری خوشیوں اور نئی زندگی کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس شادی میں دونوں کی سابقہ شادیوں سے ہونے والے تمام بچے بھی شریک ہوں گے، جبکہ کسی شاندار استقبالیہ (ریسپشن) کا منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ عامر خان کی تیسری شادی ہوگی، اس سے قبل انہوں نے رینا دتہ سے 1986ء میں اور بعد ازاں فلم ساز کرن راؤ سے 2005ء میں شادی کی تھی، تاہم دونوں شادیاں طلاق پر ختم ہوئیں۔ رپورٹس کے مطابق عامر خان اور گوری سپراٹ کی پہلی ملاقات تقریباً 25 برس قبل ہوئی تھی، بعد ازاں دوبارہ رابطہ ہونے پر دونوں کی دوستی محبت میں بدل گئی، عامر خان نے گزشتہ سال اپنی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر گوری سپراٹ کو باضابطہ طور پر اپنی گرل فرینڈ کے طور پر متعارف کرایا تھا۔

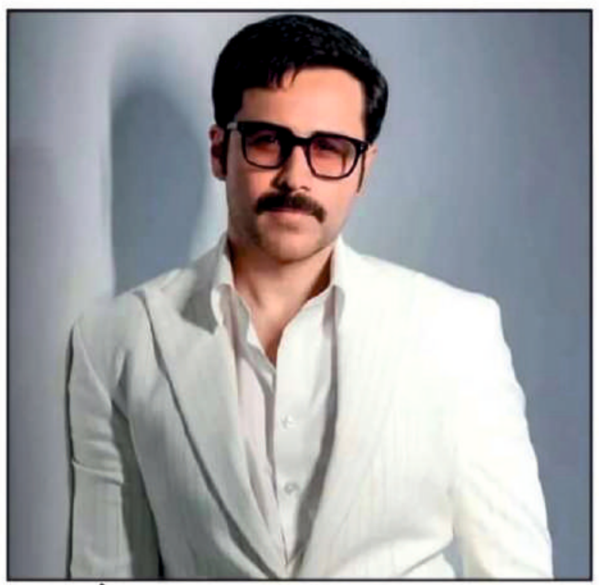

'ایسا استقبال کہیں نہیں ہوا' عمران ہاشمی پاکستانیوں کی مہمان نوازی کے معترف

بالی ووڈ کے معروف اداکار عمران ہاشمی نے پاکستان میں ملنے والی محبت اور مہمان نوازی کو یاد کرتے ہوئے کہا ہے کہ لاہور کا دورہ ان کے لیے ایک ناقابل فراموش تجربہ تھا۔ ایک بھارتی پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے عمران ہاشمی نے بتایا کہ ان کی فلم 'آوارہ پن' کی ریلیز کے موقع پر وہ مہیش بھٹ کے ہمراہ لاہور آئے تھے جہاں مداحوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ ان کے مطابق پاکستان میں ملنے والی محبت اور بہترین مہمان نوازی نے انہیں حیران کر دیا تھا۔ عمران ہاشمی نے مزید کہا کہ پاکستان میں ہندی فلموں کے شائقین کی بڑی تعداد موجود ہے اور لوگ بھارتی فلموں کو بے حد پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے فلم 'جنت' کے دوران پیش آنے والے ہجوم کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی مداحوں کا جوش و خروش اس بات کا ثبوت ہے کہ وہاں ان کی فلموں کو بے پناہ پذیرائی حاصل رہی ہے۔

پرنٹر پبلیشر پروپرائیٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کروا کر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے

"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email, tameerurdu@gmail.com.m.9270574444,8999387277.www.dailytameer.com

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

جکارتا پہنچے مودی، صدر پرابوو سوبیانتو نے کیا ہوائی اڈے پر استقبال

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی تین ممالک کے دورے کے پہلے مرحلے میں پیر کی شام انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتا پہنچے جہاں خود صدر پرابوو سوبیانتو نے ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ وزیر اعظم مودی کے طیارے کے انڈونیشیا کی فضائی حدود میں داخل ہوتے ہی انڈونیشیا کی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے انہیں جکارتا ہوائی اڈے تک سکیورٹی فراہم کی۔ مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ وہ صدر سوبیانتو کے استقبال کے جذبے سے مغلوب ہیں اور ان کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کے لیے پرامید ہیں۔ وزیر اعظم نے لکھا، جکارتا پہنچا۔ ہوائی اڈے پر میرا استقبال کرنے کے صدر پرابوو سوبیانتو کے خیرسگالی کے جذبے سے میں مغلوب ہوں۔ سال 2018 میں ہم نے اپنے تعلقات کو وسیع اسٹریٹجک شراکت داری تک بڑھایا، جس سے ہمارے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ اس دورے کے دوران، صدر پرابوو سوبیانتو اور میں مختلف شعبوں میں اس شراکت داری کو مزید رفتار دینے کے مقصد سے تبادلہ خیال کریں گے۔ صدر پرابوو اور میں یوگیاکارتا میں پرمبانن مندر کمپلیکس کا دورہ کریں گے۔ اس سے ہمارے ممالک کے درمیان قریبی ثقافتی تعلقات کو تقویت ملے گی۔ انڈونیشیا میں قیام کے دوران، میں ہندوستانی برادری کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے بھی پرامید ہوں۔" وزارت خارجہ نے بتایا کہ مسٹر مودی کا استقبال کرنے کے لیے صدر سوبیانتو کے ساتھ ان کے چار وزراء بھی آئے تھے۔ سال 2018 میں دونوں ممالک کے دوطرفہ تعلقات کو وسیع اسٹریٹجک شراکت داری تک بڑھانے کے بعد سے یہ وزیر اعظم کا انڈونیشیا کا پہلا دوطرفہ دورہ ہے۔ ہندوستانی برادری کے لوگوں نے بھی وزیر اعظم کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ مسٹر مودی آج صبح تین ممالک انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے چھ روزہ دورے پر روانہ ہوئے ہیں۔

رام مندر مبینہ چندہ چوری معاملے میں اپوزیشن پر وی ایچ پی کا نشانہ دھیان بھٹکانے کی کوشش: وینوگوپال

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے رام مندر کے مبینہ چندہ چوری معاملے میں اپوزیشن لیڈروں کو نشانہ بنانے والے وشو ہندو پریشد کے خط کو "چور مچائے شور" کی سیاست بتایا ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ جس وی ایچ پی پر پہلے بھی نرموہی اکھاڑہ کی جانب سے 1400 کروڑ روپے کے مبینہ رام مندر گھوٹالے کے الزامات لگائے گئے تھے، وہی اب اپوزیشن لیڈروں سے پوچھ گچھ کا مطالبہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب مندر ٹرسٹ کی تشکیل نریندر مودی حکومت کے دوران ہوئی، ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے وی ایچ پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ رہے، ٹرسٹ کی قیادت مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کردہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور مرکز اور ریاست دونوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت ہے، تب محترمہ پرینکا گاندھی، مسٹر اکھلیش یادو یا دیگر اپوزیشن لیڈروں کا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا کہ رام مندر تحریک طویل عرصے سے چندہ چوری کے الزامات سے گھری رہی ہے اور تازہ ترین واقعات نے یہ بے نقاب کر دیا ہے کہ عقیدت کے نام پر لوگوں کے جذبات کا سیاسی اور معاشی فائدہ اٹھایا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر وی ایچ پی واقعی رام مندر کے تقدس کے تئیں سنجیدہ ہے تو وہ اپنی ہی تنظیم سے وابستہ لوگوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیوں نہیں کر رہی اور بی جے پی قیادت اس معاملے پر خاموش کیوں ہے۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ سنگین سوالات سے گھرنے کے بعد اب اپوزیشن پر الزام لگا کر دھیان بھٹکانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس پورے معاملے کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں آزادانہ جانچ کرانے کا مطالبہ دہراتے ہوئے کہا کہ موجودہ خصوصی جانچ ٹیم سے غیر جانبدارانہ جانچ کی امید نہیں کی جاسکتی۔

وی ایچ پی نے کیا چمپت رائے کا بچاؤ، کہا جرم ثابت ہونے تک مجرم کہنا ناانصافی

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) نے ایودھیا کے شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ میں رام مندر کے چڑھاوا کی چوری کی بات کو قبول کیا ہے لیکن اس معاملے میں ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کا بچاؤ کرتے ہوئے کہا کہ جرم ثابت ہونے تک کسی کو مجرم کہنا ناانصافی ہے۔ وی ایچ پی کے قومی جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر سریندر جین نے نئی دہلی میں پیر کو منعقدہ ایک خصوصی پریس کانفرنس میں کہا کہ اس معاملے پر سیاست ہو رہی ہے اور سیاست کرنے والوں کے نشانے پر اصل میں بھگوان رام ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم نے کبھی نہیں کہا کہ کوئی چوری نہیں ہوئی۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں چوری ہوئی ہے، پورا ملک شرمندہ ہے، قصوروار پکڑے جانے چاہئیں اور پہلے دن سے کہا ہے کہ فاسٹ ٹریک کورٹ میں جلد از جلد ان پر کارروائی ہونی چاہیے۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کا یہ کہنا شاید ہمارے ساتھ ناانصافی ہے کہ ہم یہ مان رہے ہیں کہ چوری نہیں ہوئی۔" یہ پریس کانفرنس ایسے وقت میں منعقد کی گئی جب کہ آج ہی ایودھیا میں ٹرسٹ کی میٹنگ بلائی گئی ہے جس میں مسٹر چمپت رائے اور نیاس کے رکن انل مشرا کے استعفیٰ پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ ٹرسٹ کو جو ابھی تک کرنا چاہیے تھا، وہ کر رہا ہے۔ الزامات لگے، ایس آئی ٹی کی تشکیل انہوں نے خود کروائی۔ حکومت نے نہیں کی، کورٹ نے نہیں کی۔ باقی معاملات میں حکومت کرتی ہے یا کورٹ کرتی ہے، وہ خود بچنے کی کوشش کرتے ہیں، یہاں ٹرسٹ نے بچنے کی کوشش نہیں کی۔ صرف یہی نہیں، جیسے ہی ابتدائی رپورٹ آئی، ہم نے آٹھ لوگوں پر فوری ایف آئی آر درج کرا دی۔ ان کے اوپر قانونی کارروائی شروع ہو گئی۔ مسٹر جین نے کہا، مخالفین کے نشانے پر یہ چڑھاوا چور نہیں ہیں۔ ان کے نشانے پر چمپت جی بھی نہیں ہیں۔ ان کے نشانے پر وشو ہندو پریشد یا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ بھی نہیں ہے۔ اصل میں ان کے نشانے پر خود بھگوان رام ہیں۔ یہ لوگ رام کے تئیں عقیدت ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جو جدوجہد، جو قربانی ہندو سماج نے دی ہے، اس کی تاریخ کو یہ لوگ داغدار کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے پہلے بھی کوشش کی تھی، لیکن رام کا مقابلہ نہیں کر پائے۔ سیاست کی تھی رام کے نام پر، نتیجہ؟ آج تم ڈھونڈنے سے بھی نہیں دکھائی دیتے۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی، ملک کے عوام دیں گے اور یہ حقیقت ہے، تمہارا نام کہیں کتابوں میں رہ جائے گا، زمین پر نہیں بلکہ۔ مسٹر جین نے کہا کہ وی ایچ پی قصورواروں کے خلاف کارروائی کی حمایت کرتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مسٹر چمپت رائے کا بچاؤ کرتے ہوئے کہا کہ "جب تک جرم ثابت نہیں ہوتا، تب تک انہیں قصوروار کہنا ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔" ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس معاملے میں "وی ایچ پی کا دامن پاک صاف ہے۔" مسٹر جین نے کہا، ہندستانی آئین کا یہ اہم اصول ہے۔ جب تک کسی کا جرم ثابت نہ ہو جائے، اس کو مجرم مت مانیے۔ کہاں چمپت جی کا جرم ثابت ہو گیا ہے؟ کیا جانچ ایجنسی کو کام نہیں کرنے دیں گے؟ کیا فیصلے کا انتظار نہیں کریں گے؟" انہوں نے کہا، "اس افسوسناک واقعے سے پورے ملک کے اندر ناراضگی ہے اور صرف ناراضگی نہیں ہے، ہم جیسے لوگوں نے جو اس تحریک کے ہر قدم کے اوپر سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے، ہمیں شرمندگی بھی ہے۔ لیکن جس طرح سے جانچ چل رہی ہے، اس سے اطمینان بھی ہے۔ یہ شرمندگی، یہ غصہ، یہ سب ہونے کے باوجود ابھی لوگوں کا ٹرسٹ کے تئیں بھروسہ نہیں ہلا ہے۔ رام جنم بھومی کے تئیں یقین نہیں ہلا ہے۔ جو یہ سب لوگ چاہتے ہیں، وہ پورا نہیں ہو رہا، بھکتوں کا یقین وہی ہے اور وہ اسی تعداد میں جا رہے ہیں۔" مسٹر جین نے کہا کہ وی ایچ پی کو ٹرسٹ کے تمام ارکان کے فہم و فراست پر پورا یقین ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ کریں گے، وہ فیصلہ وی ایچ پی کو قبول ہے۔ اس فیصلے کا احترام کرتے ہوئے ہی آگے کی کارروائی شروع کی جائے گی۔

ہندوستان میں جگر اور ٹائپ-2 ذیابیطس جیسی بیماریاں پہلے کے مقابلے زیادہ: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) ہندوستان میں جگر اور ٹائپ-2 ذیابیطس جیسی بیماریاں اب پہلے کے مقابلے میں بہت کم عمر میں سامنے آرہی ہیں، جس سے یہ چیلنج محض ایک طبی مسئلہ سے کہیں زیادہ بڑا ہو گیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے پیر کو یہاں انسٹی ٹیوٹ آف لیور اینڈ بلیری سائنسز (آئی ایل بی ایس) میں لیور اینڈ میٹابولک ڈیزیز نیٹ ورک (الیمن) کی تیسری سالگرہ کے موقع پر کہا کہ ہندوستان میں جگر اور ٹائپ-2 ذیابیطس میں تیز رفتار اضافہ ایک وسیع میٹابولک تعلق کا حصہ ہے جس میں فیٹی لیور، ہائی بلڈ پریشر، خون میں لپڈ کا غیر معمولی عدم توازن اور انسولین مزاحمت جیسے عوارض آپس میں گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے خطرے کے عوامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں میٹابولک بیماریوں کے وبائی امراض میں تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ جو بیماریاں پہلے بنیادی طور پر ادھیڑ عمر اور بزرگ آبادی سے وابستہ تھیں، وہ اب نوجوانوں اور یہاں تک کہ نوعمروں میں بھی تیزی سے پائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرض کی بدلتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے، علاج سے ہٹ کر روک تھام، جلد تشخیص اور طرز زندگی میں تبدیلی کی طرف بڑھنا ضروری ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ ملک کے جینیاتی رجحان، موٹاپے کا پھیلاؤ اور مخصوص ہندوستانی جسمانی ساخت کی وجہ سے یہاں کی آبادی ذیابیطس، فیٹی لیور اور دل کی بیماریوں کے تئیں خاص طور پر حساس ہے۔ جسم کا سب سے زیادہ مزاحمتی صلاحیت والا اور دوبارہ معمول کے مطابق کام کرنے والا عضو ہونے کے باوجود، جگر غیر صحت بخش کھانے پینے کی عادات، طرز زندگی کے عوامل، نیند کی بے ترتیبی، دباؤ والے رویے اور ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے مسلسل تناؤ کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان روکے جا سکنے والے اسباب کا حل ہندوستان کی عوامی صحت کی حکمت عملی کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے قومی لیور بائیو بینک بنانے کے لیے آئی ایل بی ایس کی کوششوں کا خیر مقدم کیا اور ناقابل تلافی نقصان ہونے سے پہلے جگر کی بیماری کی شناخت کرنے میں اہل سستی ابتدائی تشخیصی ٹیکنالوجیز، کمیونٹی کی سطح پر اسکریننگ کے آلات اور مقامی بائیو مارکروں کی ترقی کی اہمیت پر زور دیا۔

ٹنک پور-ناندیڑ ایکسپریس کو ملی ہری جھنڈی، پیلی بھیت سے حضور صاحب تک براہ راست ریل سروس شروع

پیلی بھیت، 6 جولائی (یواین آئی) مرکزی وزیر مملکت اور پیلی بھیت کے ایم پی جتن پرساد نے پیر کے روز پیلی بھیت ریلوے اسٹیشن سے ٹنک پور-ناندیڑ ایکسپریس کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس ریل سروس کے شروع ہونے سے اتراکھنڈ اور اتر پردیش کے ترائی علاقے کا مہاراشٹر میں واقع تخت سچ کھنڈ شری حضور صاحب سے براہ راست ریل رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی ٹنک پور-پیلی بھیت ریل سروس کو شاہجہاں پور تک وسعت دے دی گئی ہے۔ پیلی بھیت ریلوے اسٹیشن پر منعقدہ پروگرام میں جتن پرساد نے مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو کے ساتھ ورچوئل میڈیم سے ٹرین کو روانہ کیا۔ پروگرام میں اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، مرکزی وزیر رونیت سنگھ بٹو اور مرکزی وزیر اجے ٹمٹا بھی ورچوئل طور پر شامل ہوئے۔ وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ نئی ریل سروس ایم پی جتن پرساد کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پیلی بھیت سے امرتسر کے لیے نئی ریل سروس چلانے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ ترائی کا علاقہ، خاص طور پر پورن پور کا علاقہ، جسے منی پنجاب ※ کے نام سے جانا جاتا ہے، وہاں بڑی تعداد میں سکھ برادری رہتی ہے۔ اب انہیں مہاراشٹر میں واقع مقدس تخت سچ کھنڈ شری حضور صاحب کے سفر کے لیے براہ راست ریل کی سہولت دستیاب ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سروس عقیدت کے ساتھ ساتھ علاقائی ترقی اور رابطے کو بھی مضبوط کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ٹنک پور سے چل کر پیلی بھیت ہوتے ہوئے شاہجہاں پور تک نئی پسینجر ریل سروس کی توسیع سے مقامی تجارت، آمد و رفت اور روزگار کے مواقع کو بھی فروغ ملے گا۔ ساتھ ہی مہاراشٹر اور مغربی ہندوستان سے پیلی بھیت کا براہ راست ریل رابطہ قائم ہوگا۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں سکھ برادری کے لوگ موجود تھے۔ انہوں نے نئی ریل سروس کا خیر مقدم کرتے ہوئے مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور "جو بولے سو نہال" کے نعرے لگائے۔ مسٹر پرساد نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں علاقے کے ریل نیٹ ورک کو مسلسل وسعت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں پیلی بھیت کو امرتسر کے شری ہرمندر صاحب (گولڈن ٹیمپل) سے جوڑنے کے لیے بھی ریل سروس شروع کی جائے گی، جس سے سکھ زائرین کو مزید سہولت ملے گی۔

آندھرا پردیش میں حکمرانی ہر اسمبلی حلقے تک پہنچنی چاہیے: وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو

وجے واڑہ، 6 جولائی (یواین آئی) آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے کہا ہے کہ موثر حکمرانی ریاست کے ہر اسمبلی حلقے تک پہنچنی چاہیے اور ترقی و بہتر نظم و نسق کے لیے سیاسی قیادت اور بیوروکریسی کو باہمی ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے امراوتی میں واقع سکریٹریٹ کے ریئل ٹائم گورننس (آر ٹی جی) سینٹر کے کام کاج کا جائزہ لیا اور حکام کو ہدایت دی کہ یہ مرکز عوامی شکایات اور ہنگامی حالات میں فوری اور موثر ردعمل کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ بروقت ردعمل ہی بہتر عوامی خدمات کی بنیاد ہے۔ اس مقصد کے لیے چیف سکریٹری کی سربراہی میں مختلف محکموں کے درمیان رابطے اور ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کے لیے ایک مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کی ہدایت بھی دی۔ چندرا بابو نائیڈو نے حکام کو ہدایت دی کہ آر ٹی جی سینٹر عوام کی خدمت کے لیے چوبیس گھنٹے فعال رہے۔ حکمرانی سے متعلق اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت چتور ضلع میں شہریوں کے اطمینان کی پیمائش کے لیے مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی طریقہ کار استعمال کر رہی ہے۔

ملک میں تیار اسٹیلتھ فریگیٹ، مہیندرگری 11 جولائی کو بحریہ کے بیڑے میں ہوگا شامل

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) ملک میں ہی تیار اسٹیلتھ فریگیٹ، مہیندرگری 11 جولائی کو وشاکھاپٹنم میں ہندستانی بحریہ کے بیڑے میں شامل ہو جائے گا۔ مہیندرگری پروجیکٹ 17 اے کا چھٹا اور آخری جنگی جہاز ہے جو کمیشن کے لیے تیار ہے۔ اس جنگی جہاز کا نام مشرقی گھاٹ کی مہیندرگری پہاڑی سلسلے کے نام پر رکھا گیا ہے اور یہ مضبوطی، طاقت اور اٹوٹ عزم کی علامت ہے۔ مہیندرگری ہندستان کی سمندری تاریخ میں ایک اور فخریہ باب جوڑنے کے لیے تیار ہے۔ ہندستانی بحریہ کے وارشپ ڈیزائن بیورو کے ذریعہ ڈیزائن کیا گیا اور ممبئی کے مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ (ایم ڈی ایل) کے ذریعہ بنایا گیا مہیندرگری ملکی جنگی جہاز ڈیزائن اور مینوفیکچرنگ میں ہندستان کی بڑھتی ہوئی مہارت کی بہترین مثال ہے۔ جدید اسٹیلتھ فیچرز، انتہائی پائیدار، کم رڈار سگنیچر اور ہائی لیول آٹومیشن سے لیس یہ فریگیٹ جدید کمبائنڈ ڈیزل یا گیس پروپلشن سسٹم سے چلتا ہے۔ یہ سسٹم اسے ہر طرح کے سمندری مشنوں میں بہترین صلاحیت کے ساتھ تیز رفتار سے کام کرنے کے قابل بناتا ہے۔ مہیندرگری میں 75 فیصد سے زیادہ ملکی مواد کا استعمال کیا گیا ہے اور یہ حکومت کی آتم نربھر بھارت پہل کی ایک بہترین مثال ہے۔ اس کی تعمیر میں ہندستانی صنعتوں کا ایک بڑا نیٹ ورک شامل رہا ہے، جس میں کئی مائکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے زمرے کی صنعتیں (ایم ایس ایم ای) بھی شامل ہیں۔ اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں اور ملک کا دفاعی صنعتی ڈھانچہ مضبوط ہوا ہے۔ یہ فریگیٹ ملکی اور جدید ترین ہتھیاروں اور سنسروں سے لیس ہے۔ ان میں سطح سے سطح اور سطح سے ہوا میں مار کرنے والا میزائل سسٹم، ایڈوانسڈ الیکٹرانک وارفیئر صلاحیتیں، وسیع آبدوز مخالف جنگی نظام اور ایک انٹیگریٹڈ کامبیٹ مینجمنٹ سسٹم شامل ہیں۔ ہوا، سطح اور سمندر سے چلائی جانے والی مہمات سے نمٹنے میں اہل مہیندرگری سمندری سکیورٹی، پاور پروجیکشن، انسانی امداد اور آفات سے نجات، تلاش اور بچاؤ، اور طویل عرصے تک چلنے والے مشنوں کے لیے بھی پوری طرح موزوں ہے۔ مہیندرگری کی بحریہ میں شمولیت پروجیکٹ 17 اے پروگرام کے کامیاب نفاذ میں ایک اور اہم میل کا پتھر ہے۔ جیسے جیسے اس زمرے کے مزید فریگیٹ بیڑے میں شامل ہو رہے ہیں، وہ ہندستانی بحریہ کی جنگی صلاحیت کو تو بڑھا ہی رہے ہیں، ساتھ ہی جنگی جہاز بنانے والے بڑے ملک کے طور پر ہندستان کی پوزیشن کو بھی مضبوط کر رہے ہیں۔ بحر ہند کے خطے میں اہم سکیورٹی پارٹنر کے طور پر ہندستان اپنے کردار کو مسلسل مضبوط کر رہا ہے، ایسے میں مہیندرگری صلاحیت بڑھانے والی طاقت کے طور پر کام کرے گا۔ یہ ملک کے سمندری مفادات کا تحفظ کرے گا اور محفوظ، مستحکم اور خوشحال بحر ہند کا اہل خطہ بنانے میں تعاون دے گا۔ ہندستانی بحریہ ملک کے اندر تیار جنگی جہازوں کے ذریعے اپنی سمندری صلاحیتوں کو مسلسل مضبوط کر رہی ہے۔ مہیندرگری مشن کے لیے پوری طرح تیار جنگی جہاز کے طور پر ملک کی بہترین خدمت کے لیے تیار ہے۔

پرشانت کشور کو ہتک عزت کیس میں عدالت کا نوٹس

بیتیا، 06 جولائی (یواین آئی) مغربی چمپارن کی ایک عدالت نے جن سوراج کے بانی پرشانت کشور کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ (ایم پی) ڈاکٹر سنجے جیسوال کی طرف سے دائر کیے گئے ہتک عزت کے مقدمے میں ایک پبلک نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت نے انہیں 28 جولائی 2026 کو خود یا اپنے وکیل کے ذریعے پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے صاف کیا ہے کہ اگر طے شدہ تاریخ پر پرشانت کشور یا ان کے وکیل حاضر نہیں ہوتے ہیں، تو معاملے کی سماعت یکطرفہ طور پر آگے بڑھائی جا سکتی ہے۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق، اس سے پہلے بھیجے گئے سمن کا کوئی جواب نہ ملنے کے بعد عدالت نے یہ پبلک نوٹس جاری کیا ہے۔ یہ معاملہ ڈیمیج سوٹ نمبر 2025/2 سے جڑا ہے، جسے بی جے پی ایم پی ڈاکٹر سنجے جیسوال نے بیتیا عدالت میں درج کرایا ہے۔ اس مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ پرشانت کشور نے عوامی جلسوں، پریس کانفرنسوں اور دیگر پلیٹ فارمز سے ایم پی کے خلاف ایسے بیانات دیے، جس سے ان کی سماجی اور سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ ایم پی نے ان الزامات کو بے بنیاد بتاتے ہوئے ہرجانے اور معاوضے کا مطالبہ کیا ہے۔ عدالت نے ابتدائی سماعت کے دوران شکایت کنندہ (بی جے پی ایم پی) کی طرف سے پیش کی گئی دستاویزات اور گواہوں کے بیانات درج کیے۔ اس کے بعد پرشانت کشور کو سمن جاری کیا گیا تھا، لیکن اس کا کوئی جواب نہ ملنے پر یہ پبلک نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ بی جے پی رہنما ڈاکٹر جیسوال نے اس مقدمے میں ان الزامات پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے، جو پرشانت کشور نے عوامی جلسوں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعے ان پر لگائے تھے۔ ان الزامات میں نگر نگم ڈیزل معاملہ اور ریلوے اوور برج کے نقشے (الائنمنٹ) کو بدل کر ایم پی کے پیٹرول پمپ کو فائدہ پہنچانے جیسے سنگین الزامات شامل تھے۔ ایم پی کا کہنا ہے کہ یہ تمام الزامات پوری طرح جھوٹے اور بے بنیاد ہیں، جس سے ان کے عوامی عکس اور سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ فی الحال پرشانت کشور کی طرف سے ان الزامات پر کوئی عوامی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

کانگریس کی تعلیمی اصلاحات اور بھرتی کیلنڈر لاگو کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) کانگریس نے تعلیمی

نظام میں وسیع اصلاحات، امتحانات اور بھرتیوں کے لیے باقاعدہ کیلنڈر لاگو کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپر لیک معاملے میں وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ کانگریس کی طلبہ تنظیم این ایس یو آئی کے انچارج سکریٹری کنہیا کمار نے یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس میں پیر کو کہا کہ مرکزی حکومت نے ملک کے تعلیمی نظام کو بدحال کر دیا ہے۔ اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات نہیں ہو رہے ہیں، یونیورسٹیوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے لوگوں کی من مانی چل رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ کی تجاویز کی بنیاد پر تعلیمی پالیسی میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی ملک بھر کے طلبہ، اساتذہ اور سرپرستوں سے بات چیت کر رہے ہیں اور ان کی تجاویز کی بنیاد پر کانگریس جلد ہی ایک ایجوکیشن چارٹر ※ تیار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پیپر لیک کے معاملات کی غیر جانبدارانہ جانچ ہو اور وزیر تعلیم استعفیٰ دیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ تعلیمی نظام میں اصلاحات ضروری ہیں اور نوجوانوں کے لیے باقاعدہ ملازمت اور امتحانی بھرتی کا اکیڈمک کیلنڈر جاری کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک بھر میں اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات بند کیے جا رہے ہیں، یونیورسٹی کیمپس میں طلبہ کی آواز کو دبایا جا رہا ہے اور ایک خاص نظریہ کے لوگوں کی تقرریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ این ایس یو آئی تنظیمی انتخابات شروع کر رہی ہے۔

رادھا کرشنن، مودی اور شاہ سمیت مختلف لیڈروں نے ڈاکٹر مکھرجی کو خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 06 جولائی (یواین آئی) نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، مغربی بنگال کے گورنر آر این روی اور وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری سمیت مختلف لیڈروں نے بھارتی جن سنگھ کے بانی ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے 125 ویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا اور قومی یکجہتی، بنگال کی سیاسی تاریخ اور جدید ہندوستان کو نئی شکل دینے میں ان کے تعاون کو یاد کیا۔ مسٹر رادھا کرشنن نے ڈاکٹر مکھرجی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایک معروف ماہر تعلیم، دور اندیش سیاست داں اور معمار قوم کے طور پر، ڈاکٹر مکھرجی نے ہندوستان کے تعلیمی، سیاسی اور جمہوری سفر پر گہرے نقوش چھوڑے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے سب سے کم عمر وائس چانسلرز میں سے ایک، دستور ساز اسمبلی کے رکن، اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا کے صدر، آزاد ہندوستان کے پہلے صنعت اور سپلائی کے وزیر اور بھارتی جن سنگھ کے بانی کے طور پر انہوں نے ملک کی غیر معمولی خدمت کی۔ انہوں نے کہا کہ قومی یکجہتی اور سالمیت کے پکے حامی ڈاکٹر مکھرجی نے ہندوستان کے ساتھ جموں و کشمیر کے مکمل الحاق کی کوشش میں اپنی جان کی قربانی دی۔ ایک مضبوط، متحد، خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کی اجتماعی کوششوں میں ان کی زندگی اور ان کے نظریات نسلوں کو تحریک دیتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی نے اس ملک کی یکجہتی کے لیے اپنی جان قربان کی۔ ایسی عظیم قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ڈاکٹر مکھرجی نے ایک ایسے ہندوستان کا تصور کیا تھا جہاں ہر شہری ایک ہی آئینی ڈھانچے کے تحت برابر ہو، اور دفعہ 370 کو ہٹانا قومی سالمیت کے تئیں ان کی زندگی بھر کی لگن کے لیے ایک سچا خراج عقیدت تھا۔

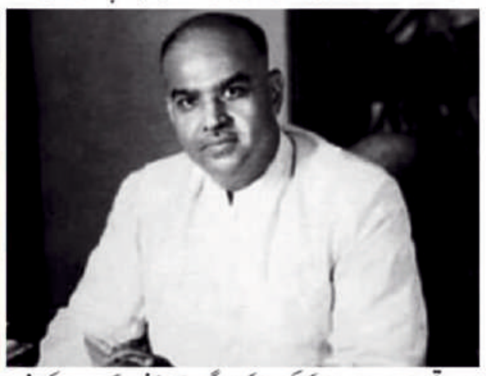

اس موقع پر مسٹر مودی نے ڈاکٹر مکھرجی کی زندگی پر ایک مضمون لکھا ہے اور کئی شعبوں میں ان کے تعاون پر روشنی ڈالی ہے۔ قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے میں ان کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی کی کثیر جہتی کامیابیاں - خواہ وہ وائس چانسلر، وزیر، سیاسی رہنما یا کچھ اور ہوں - ان کی عوامی زندگی کے وسیع دائرے کو ظاہر کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2019 میں دفعہ 370 اور 35 (اے) کو منسوخ کرنا ان کی کوششوں کے لیے ایک سچا خراج عقیدت ہے۔ مسٹر شاہ نے ڈاکٹر مکھرجی کو بھارتی جن سنگھ کے بانی اور ملک کی یکجہتی، سالمیت اور ثقافتی قوم پرستی کے زبردست حامی کے طور پر یاد کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا ایکس پر لکھا، "ڈاکٹر مکھرجی نے ملک مقدم کے نظریے کو اپنی زندگی کا رہنما اصول بنایا۔" انہوں نے کہا کہ بنگال کی تقسیم کے وقت ڈاکٹر مکھرجی کی دور اندیش قیادت اور جموں و کشمیر کو ہندوستان کا اٹوٹ انگ بنائے رکھنے کے لیے ان کی زندگی بھر کی جدوجہد کو ہندستانی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مسٹر روی نے ڈاکٹر مکھرجی کو ایک دور اندیش قوم پرست رہنما، اکھنڈ بھارت کے لیے ایک بہترین انقلابی اور ایک ممتاز اسکالر بتایا۔ انہوں نے کہا کہ تقسیم کے دوران ان کی مضبوط قیادت یہ یقینی بنانے میں فیصلہ کن ثابت ہوئی کہ مغربی بنگال ہندوستان کا اٹوٹ حصہ بنا رہے۔" جموں و کشمیر میں آئینی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا، ہندوستان میں جموں و کشمیر کے مکمل الحاق کے لیے ڈاکٹر مکھرجی کی عظیم قربانی نے نسلوں کو متاثر کیا اور 2019 میں دفعہ 370 کو ختم کرنے کے ساتھ ان کا خواب بالآخر پورا ہوا۔" مسٹر ادھیکاری نے ڈاکٹر مکھرجی کو بھارت ماتا کا بہادر سپوت، دور اندیش سیاست داں اور قوم پرست بتایا اور کہا کہ قومی یکجہتی اور عوامی خدمت کے تئیں ان کا اٹوٹ عزم ہمیشہ تحریک بنا رہے گا۔ تعلیم اور شمال مشرقی خطہ کی ترقی کے ریاستی وزیر سوکانت مجمدار نے ڈاکٹر مکھرجی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مغربی بنگال کا معمار اور جن سنگھ کا بانی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی کی دور اندیش قیادت، اٹوٹ حب الوطنی اور قومی یکجہتی اور سالمیت کے تئیں پختہ عزم نسلوں کو متاثر کرتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی قربانیاں، نظریات اور ملک کے لیے خدمات ہمیشہ باعث تحریک بنی رہیں گی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نبین نے ڈاکٹر مکھرجی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، قوم پرستی، سالمیت اور ثقافتی قوم پرستی کے ایک کٹر حامی ڈاکٹر مکھرجی کے 125 ویں یوم پیدائش پر میں انہیں نمن کرتا ہوں۔" انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی جی نے ایک ملک، دو آئین، دو سربراہ، دو پرچم کو برداشت نہیں کیا جائے گا کے پختہ عزم کے ساتھ اپنی زندگی ملک کی یکجہتی اور سالمیت کے لیے وقف کر دی۔ ان کا قوم پرستانہ نقطہ نظر آج بھی ہندوستان کی پالیسیاں اور عزم میں زندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ان کے اس نقطہ نظر کو شرمندہ تعبیر کیا جا رہا ہے۔